

اکھرنده

رو رسالہ شرح مقاصد ندوہ میں یہ عجائبات نافذ

۱۹

۱۳ ۱۴

اظہار مکاتبات اہل الندوہ

۳

مطبع الاستاذت جماعت ربی میں طبع ہوا

مکتبہ اچلند ۱۰۰۰



بدن و انسان اپنی زبان کا آپ مختار ہے۔ نہ تو کوئی کسی زبان پر دے سکے۔ نہ کسی کی سمجھ کا پھیر بخالہ بنائے سکے بس میں انسانی خستہ رایت سیرامہ گز خارج نہیں کہ ایک۔ لفظ کسی خاص معنی میں استعمال کر لے جو آدمی لگا دے۔ کہ سے سے آدمی مراد کر لے اور سکا ذکر نہیں لیکن جنکو قدرت و سلب جو اس نہیں پیدا کیا۔ عقل جیسی بڑی قیمت نعمت پر غفلت و رنما دار نہیں ہیں وہ ہر لفظ کو ان ہی معانی میں استعمال کر لے ہیں جو حقیقت و عرفاً و مجازاً و اصطلاحاً اسکے لیے مقرر ہیں۔

موجودہ زمانہ کو زمانہ ترقی بتا دو ہیں و مدت کو۔ سلامتی بید صلاح قوم۔ خیر خواہی سلامتی کے نا بھینہ۔ برکات و نیک کامیابی کا ہر۔ فانیہ صداقت ایسے خیالات والے انسان کی نسبت ہم ضرور کہہ سکتے ہیں کہ وہ شخص بڑا لکھ لگا رہا ہو گیا اور حق تو یہ ہے کہ مذہب کی مرزا چاشنی کے ذائقہ سے جو شخص مفت ہی ہو وہ اسکے عروج و نزول۔ ترقی و منزل۔ صلاح و نفاق کے اسباب کو سمجھ ہی کیا سکتا ہے وہ حضرات جنہوں نے قدم بھی معاک میں قائم ہیں نہ وہ راہ و نیکیاں نہ خستہ و بچہ ہی ہو بچی عمر کا اگر حد شہر شاہری۔ یا ٹالسٹیاں۔ یا نیکیاں کے پڑھنے پڑانے میں صرف ہوا ہو و حضرات لال قادیانی کا نام بھی ہے مسلمانوں و انہوں نے لکھا اپنی ترقی کا مہراج بھیجیں ابتدائی عمر سے یہ مال بنانے والے لکھا یا۔ انہوں نے ہی کیا بدولی کہ نام بھی یاد نہیں آتا۔ لال روٹی کھنے لگے وہ بچہ سے اتر کر ترقی و ترقی۔ وہ ہیں مسلمان کو معلوم۔ کمال اسلام اور کہیں تو کو لکھا ہے خیر امر ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ مسلمانوں کی ہاتھ پر جقد کار آم کار لائی نمایان ہوئے اور پھر مسلمانوں نے نہ حاصل کریں نہ صرف اتباع شر لھیت کا ہیل تھا اور نکلا کرنا ہو گا۔ بل۔ جو ال بغض و محبت۔ غرض کہ اوٹکا ہر کام خالق اللہ و اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ دربار رسالت کی پیروی میں ایسے جو فدا گئے چیتے بیٹھے سے بات چیت نہ لگاؤ اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ مستحقین فضل علی علیہ رحمۃ اللعالمین وآلہ وصحبہ واولیائہم  
جمعین

یہ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو صرف مذہبی جو شس مذہبی تائید سے شرق سے غرب تک پھیلانا  
نہیں کہ وہ کونسا بڑا سہ سہ چیزیں مسلمان قابض ہوئے۔ وہ کونسی سرزمین ہے جس پر وسیع سلطنت  
قائم کی۔ لیکن یہ تاک ہماری قوم نے اپنے مہربان آقا اپنے سچے غمخوار اپنے پیارے رسول  
اوی حضور پر نور محمد عروہ فی روحی مدظلہ العالی علیہ وسلم کے اور شادات کو اپنا وسیلہ  
بنایا۔ اتباع شریعت مطہرہ کو اپنی زندگی کی علت غائی سمجھا انسانیت الرحمن والانس لا یجیدون  
سی نفس اور قابل قدر ایو کار کو پیش نظر رکھ کر دنیا میں ہاتھ پاؤں چلائے۔ مذہبی ہائی  
سبب بندہ جو کئی عداوت۔ حق کے ہلان۔ باطل کے ابطال میں سرگرم رہے مادیات  
کلمہ برہم سے بڑی ترقی کا حاصل ہونا اور ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔  
جو جو ہماری جیتیں و سن و صحت کو خورگو ہوئیں معاملہ پر عکس ہو گیا۔ یہی نہیں کہ  
ہم اپنے ترقیوں سے محروم ہوئے۔ بلکہ شامت اعمال سے۔ پوچھا تو نا کہ جو شریعت نے  
ہو بانہد چھپے ہٹانا شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ امتدادیام پر موجودہ حالت کو ہم پہنچ گئے



انہ ذصحت وقت اوسکے کارنیر میں نخل ہو سکتی۔ بلکہ مقتضائی لایخافون لوبہ لائم کسی کے کہنے کا بیان دینے کی اذکو کچھ پردا نہیں ہوتی۔

عمر است غور کریں گی بات ہو کہ آپ کو مدہس کو آج پیرہ سو برس سے ہوا  
نہ گزر گیا۔ سہرہ میں کہنے کچھ انقلاب نہ ہوئے۔ آپ کو پیرہ مدہس پر خیال ہو  
الغیر میں نے سوقت تھو اور پیرہ تھو نیکی۔ اور پیرہ سہرہ سیلاب نہ آئے۔ کیا اگر زمانہ کی حالت  
لخت وقت کی رعایت سے سکوت کیا جاتا تو اس کے قیام و تحکام کی توقع ہو سکتی تھی نہیں ہرگز  
ہاں انقلاب اب ان صدمات کا پہلی نفسی اثر تھا کہ آپ کا مدہس مدہس بنا ہوا جاتا۔ ہاں  
اس قدر سہلہ اٹھا کر اتنی مدت تک اس کے محفوظ اور قرار رہنے کی وجہ وجہ یہی ہے کہ ہر دشمن  
فی پوری روک تھام کی گئی اور مدہس کو قابض بن کسی کی رعایت گوارا نہ ہوئی۔

ما پیرہ علاوہ قسین سالیقہ دیگر ملاو کے تھوڑے زمانہ سے اطراف و قطار ملک ہند میں چہند  
نہ شائع ہوئے کہ بعض مدعیان اسلام فی وجود اقرار زبانی و ظہار سنیت کو برخلاف سہرہ  
نہ وغیرہ جہاں سلف ابرار کے قول سادہ و الفاظ مشابہ اور جھوٹی روایات کی بنا پر مسائل  
بعض وقت سادہ و مسائل فاسدہ شہور کیے اور ہنوز کرتے ہیں جس سے صد اجمال اور نادان  
بلیط ہو چکا اور پوچھا ہے۔ لہذا علما محققین طرہ مشن پر حکم شرع میں سہرہ سلف صائین  
حالی ابطال واجب و لازم ہوا۔ ہر مقام پر نہایت مختصر کے ساتھ چند مقتول کا حال بطور تخیل ہدیہ  
ہیں کیا جاتا ہے

فلا ایک فتنہ فرقہ ہمد و یہ کاسے جسکو شہر سمیر آیا و غیرہ میں ایک مدت دراز کے  
سراوٹھانے کا موقع ملا اور مناظرہ کا حوصلہ پیدا ہوا۔ اس فتنہ کی دفع کی طرف جناب مولانا  
ن تحال جہاں شہید شاہ جہا پوری اوسا و بادشاہ و کن نہایت مستعدی کے ساتھ مستوجہ ہوئے

جناب مولانا محمد خان جہاں شہید اوسا و بادشاہ غم جناب مولانا شیخ الزمان خان صاحب شاہ جہا پوری رکن مذکور  
لب کو مولانا شیخ الزمان خان جہاں شہید اوسا و بادشاہ کا جان نہ کھینکے نہ نہ حضرت شہید علیہ الرحمہ پیرہ و بادشاہ پورہ کو کوشی پورہ

سنتیں نہ واکھڑ کر کے نہ مٹاؤ۔

اس امر سے کوئی بھکار نہیں کر سکتا کہ ہر ایک سچا دین اسلام جسکی ایک شان لا انحصار  
 اہل ذلک الدین العظیم ہے جس نے ہر ایک کو تائب کرنا ہے کفر و کفر و التناقضی سکتا و جماعت  
 کو اپنے زبردست اور مضبوط قوتوں سے پکڑے رہو حضور! کیا ہوا بالانوائذ کی عقل میں ہمہ تن ہضم  
 نہ وہاں جاسے مگر یہ سلسلہ بات سے نہ چھٹے۔ سید طبع ہو یہ بھی تاکید کی تھی تیس کہ ظہور بدعت  
 و شیوع ضلالت پر کان میں تیل ڈال کر نہ بیٹھ رہیں مخالفین سنت و جماعت کو حملہ کرنا  
 فرار و امتیاز کر کے میں کو تشویش و ٹھانڈی جادو، اسلامی تواریخ کا ملاحظہ ہو کر تباہ  
 رہا ہے کہ حسبِ سابقین کی حضرت محمد صاوق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہتر زمانہ صحابہ کرام  
 و تابعین میں منع و فرق نہ تھا پیدا ہوئے۔

ان فرق و تفرقات اسلام کا بھار کیا، تو باوجود کلمہ گو اور نمازی ہو سیکر ائمہ مخفیر  
 اہل سنت کا اجماع سے کافر و مرتد قرار پائے جس پر سن و فریفت زکوٰۃ  
 کہ باوجود اقرار کلمہ اسلام و ادائی صلوٰۃ الی القبلہ کے سبب بھار بقای فریفت زکوٰۃ بعد وفات  
 حضرت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ خلافت حقہ صد لقیہ میں مرتد و  
 کافر قرار دیے گئے۔ اور جو فرقے دیگر عقائد حقہ ائمہ دین کے منکر ہوئے، اگرچہ اولیٰ  
 کفر متفق علیہ نہیں مگر تاہم اور بھی گمراہی و ضلالت پر سب کا اتفاق ہے جس پر خواجہ و غیرہ  
 اور انکا رد و طرد و بعض اہانت داخل حکام اسلام میں ہے۔

پانچویں سنہ الہیوں جاری ہے کہ جب کسی فتنہ نے سر اٹھایا، کسی بدعت کا  
 شیوع ہوا خدا تعالیٰ کو بمقتضیٰ قہر و غموم موسیٰ علیہ السلام کے بچاؤ اور حمایت کے واسطے  
 اپنے خاص نیک بند و نیکو تفاق حق و ابطال باطل کی طر متوجہ کر دیتا ہے۔ کہ وہ صاف دلائل  
 سنت و حدیث پر اس کا کتب عن الحق و شیطان اعوس کو جس نظر رکھ کر اعلان و اظہار میں نہ کسی  
 دوست آشنا۔ دستا و شاگرد۔ باپ بیٹے کی خاطر و اندیشہ خیال کرے میں نہ ضرورت حالت

مادہ پرہ سے رسالہ معیار الدہلی مطبوعہ مطبعہ نظامی کا پورا اس لطیفان کے  
 واسطے بخوبی کافی ہے جس پر علماء مشہورین ہندوستان و دین شریفین کی موافقت و تائید  
 جس سے بوجہ عقائد ملت کے فرقہ فقیہانہ کی گراہی ظاہر و آشکار ہے۔  
 از انجملہ فرقہ ہر زائیمہ قادیانی کا ہے جو حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے  
 نزول کا قریب قیامت میں منکر ہے اور متعدد مسائل میں عقیدہ خاص و غیر عقائد  
 فاسدہ میں شائع کیے ہیں جس کے دفع کے واسطے علماء ہند اس شکر اللہ معہم نے  
 بہت کچھ کوشش فرمائی چنانچہ نظامی مطبوعہ سید راہا جسر جامعہ کثیرہ علماء ہند اس وسیع و کثرت  
 و غیر ملکی موافقت میں اس فرقہ کی تکفیر میں مشہور و معروف ہے  
 از انجملہ فقہ اطفال محال السنہ کی مولد شریف کا ہے کہ منکرین مجلس مولد اسکی تحریر و تائید  
 اور اسکے عاقلین کی تفصیل و تکفیر میں شائع کرتے پتے جاتے ہیں اسکے دفع کے واسطے علماء  
 دہلی و غیرہ نے رسائل کثیرہ تحریر فرمائے بالخصوص حضرات ملت کو جناب مولانا مولوی محمد  
 عجمہ سمیع صاحب مدرس مفتی میرٹھ کاہنول سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ آپ کی ذات سے  
 اس مسئلہ خاص میں عوام کو بہت کچھ ہدایت نصیب ہوئی جناب مولانا موصوف ذوالوار سالہ  
 و غیرہ تصنیف فرما کر اطراف ہندوستان میں شائع فرمائے جس پر علماء مفتیین کی تصحیح ثبت ہے۔ نیز سالہ  
 و مرتکب تصنیف جناب مولانا عجمہ الحق صاحب الہ آبادی ہمارے کہ خطہ اور سالہ مسیح الاستقام  
 تصنیف جناب مولانا علیہ العالیہ سید الدین خان محبوب نواز الہ دولہ مفتی اول والیہ  
 شکر سید راہا و دکن کافی و کافی ہے۔

معیار الدہلی مولانا علیہ السلام صاحب غلام آبادی کی تصنیف سے جو بزرگان کا بر صاحب سالہ ایہ  
 سے ہیں صاحب تائید الذکر کو انکی شرم ضرور چاہے کہ انکی عاقلانہ مدد و معاونت حسب اقرارات فرقہ وہ  
 جناب مولانا بھی بتلا بخود کشتی و خلافت بلکہ خروج از اسلام شہر اسے جاری ہے ۱۲

اور سب سے کتاب پر یہ ہمد و یہ نصیف فرا کر طبع نظامی کا پور میں چھپائی زمین اور کے کھلا  
 ہلکے مسائل فاسد کی۔ سے باوجود او کی کلمہ کوئی اور صلوات الی الکعبہ لکھ باوجود انہما محبت و انظار  
 ہمیت و صحابہ کرام و اعداء مذہب است کہ او کی تفصیل و کفیر تحقیقات علماء سابقین کلمہ مختصر و غیر ہے  
 نقل فرمائی ہے یہ کتاب **پہلے** کی حقین بنایت بقید ثابت ہوا اور عوام کو ضلالت و فرقہ میں  
 سے محفوظ رکھنے کے لیے حکام اطالعہ بنایت ضرور ہے۔

از انجمن فتنہ فرقہ **تخصیص لکھ** کہ باوجود اعداء مذہب است جناب مرتضوی کو حضرت **شیخین** و **حضرت**  
 و اکرم عند اللہ جاتے ہیں اور فضیلت و اکرمیت حضرات شیخین کو تقرب الہی میں حضرت مرتضوی  
 باطل و مردود قرار دیتے ہیں بلکہ بعض و غیر مرتبہ اکرمیت عند اللہ و عرفان و تقرب الہی میں حضرت  
 علی کو حضرات **امیر** کرام سے بھی فضیل ٹھہراتے ہیں تاکہ عقائد سے ثابت و واضح ہے کہ  
 قرب و کرامت عند اللہ حضور مرتضوی خواہ کسی غیر نبی کو امینار کرام پر تفصیل دینے والا اگرچہ کلمہ  
 نماز و اگر سے قطعاً یقیناً کا فرد حق ظہر و جہنم ہے۔ علی بن القیاس جناب مولانا علی کو حضرات شیخین **تخصیص**  
 دینے والا اگرچہ کافر ہو مگر اس کے گمراہ و ضال ہونے میں کیا شک ہو **مکتوبات** میں حضرت  
**شیخ** و صاحب دعاتے ہیں اور طآن سے کہ منکر فضیلت شیخین را حکم کفر نہیں متبع و ضال و باطل  
 آری ہیں نہ کہ قرین یہ یہ بدولت سے کہ بواسطہ حقیقا و رعن او توقف کر داند۔ بالجملہ اس  
 فتنہ کے دفع کی طرف اکابر **پہلے** نے اپنی طبع توجہ کو مبذول فرمایا چنانچہ قطع نظر مدار  
 اسو **حسنہ** مولفہ حضرت مولانا شاہ علی **خلیب** صاحب سجادہ نشین **چلواری** اور  
 قطع نظر مدار **دلیل الباقین** مولفہ حضرت مولانا شاہ **ابو محسن** صاحب سجادہ نشین۔

لے آپ **شب** عارف کامل و عالم ارشد و استاد و بزرگ موادی شاہ سلیمان صاحب کن مذہب کے  
 بیت شاہ سلیمان کو لائے بہت کہ حق استاد و زندہ کی و مرشدی پر دیدہ و دو خاک کا کردہ کی کنیت بہان ندیں۔ بزرگ  
 جوع ہند میں درجہ جہان زندہ الیہ خود کش ہند کی میری کنیت سلام کو پیر ہند شاہ جی بزرگ اسلام کی فرشتہ  
 یارین دل زار شہزادہ دست۔ یا دامن بار رفت از دست ۱۲۔

سید المومنین پیر کو حضرت اخون صاحب علیہ الرحمۃ کے خلیفہ شہاب احمد  
صاحب دہلا میر کی تکفیر میں شائع کیا) علماء و لاییت و حریم شریعت کی بے

بیشتر پڑا اور وہ سالہ بطحیدری واقع ہوئی میں طبع بھی ہو گیا ہے  
اور تھوڑے ہی عرصہ میں کہ باوجود کہ جو میر تقی میر زمانہ سال کو بیات تھا وہی سنہ کی تھی  
میر نہیں مگر نہ بہت جتنی کو اپنی مہر زوری سے مخالف قرآن و حدیث ٹھہرا کہ وہاں کے لایا  
کاغذ کرتے ہیں اور آپ کو ال حدیث بتاتے ہیں حالانکہ علماء مسابقتین سے نہ

و جوب بقیله اور نیزه مذکور شدنی که در افاق قرآن و حدیث مذکور  
 بخوبی ثابت گردیده پس بقیله حدیث زمانه حال را بحدیث  
 بنیالاف قرآن و حدیث بکنند. اور آپ که الحجه حریف تلامذ که تا سر سمر بهایت و فضل است بانه است

[illegible]

اور یہ بھی حضرات کا ارشاد ہے کہ ہر مقلدون کو مقتضای اسادیت پہل کر سنے کی ہر گز ناپائیدار  
 نہیں اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر کسی کو یہ کہ اعلم بخلاف ان واریم کو ہم علم مقلد وراثت  
 حل و صحت معتبر نہیں دین بایں جن میں تفسیر است اور یہ بھی نصرت کا ارشاد ہے کہ  
 مقلدون کو خلاف راہی نہیں کہ کتاب دست و اخذ حکام گرا جائز نہیں است۔ باوجود ان

از انجمن فقہ فقہ و توہین و شتم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت  
 عمرو بن عاص بنے اللہ بناد و دیگر صحابہ شہر کا درجہ و صفیں کا ہے کہ بعض  
 صحابہ ان سببیت چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فقہ کے شیوخ پر زور دیتے  
 ہیں اور قیقہ ان سبب سے جو حکم و ضیعت تنظیم و تکریم و عورت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا  
 نامہت کیا ہے اس سے یہ دیدہ و دانستہ حقائق و حقائق پوشی کر کے ہیں بغرض دفع اس فقہ  
 کے دلی و کھیل اس صاحب مکندر پوری اور مولوی عید القادر صاحب بدایونی  
 وغیرہ نے رسالہ تالیف فرمائے ہیں۔

از انجمن فقہ فقہ و توہین و شتم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت  
 عمرو بن عاص بنے اللہ بناد و دیگر صحابہ شہر کا درجہ و صفیں کا ہے کہ بعض  
 صحابہ ان سببیت چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فقہ کے شیوخ پر زور دیتے  
 ہیں اور قیقہ ان سبب سے جو حکم و ضیعت تنظیم و تکریم و عورت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا  
 نامہت کیا ہے اس سے یہ دیدہ و دانستہ حقائق و حقائق پوشی کر کے ہیں بغرض دفع اس فقہ  
 کے دلی و کھیل اس صاحب مکندر پوری اور مولوی عید القادر صاحب بدایونی  
 وغیرہ نے رسالہ تالیف فرمائے ہیں۔

از انجمن فقہ فقہ و توہین و شتم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت  
 عمرو بن عاص بنے اللہ بناد و دیگر صحابہ شہر کا درجہ و صفیں کا ہے کہ بعض  
 صحابہ ان سببیت چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فقہ کے شیوخ پر زور دیتے  
 ہیں اور قیقہ ان سبب سے جو حکم و ضیعت تنظیم و تکریم و عورت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا  
 نامہت کیا ہے اس سے یہ دیدہ و دانستہ حقائق و حقائق پوشی کر کے ہیں بغرض دفع اس فقہ  
 کے دلی و کھیل اس صاحب مکندر پوری اور مولوی عید القادر صاحب بدایونی  
 وغیرہ نے رسالہ تالیف فرمائے ہیں۔

از انجمن فقہ فقہ و توہین و شتم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت  
 عمرو بن عاص بنے اللہ بناد و دیگر صحابہ شہر کا درجہ و صفیں کا ہے کہ بعض  
 صحابہ ان سببیت چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فقہ کے شیوخ پر زور دیتے  
 ہیں اور قیقہ ان سبب سے جو حکم و ضیعت تنظیم و تکریم و عورت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا  
 نامہت کیا ہے اس سے یہ دیدہ و دانستہ حقائق و حقائق پوشی کر کے ہیں بغرض دفع اس فقہ  
 کے دلی و کھیل اس صاحب مکندر پوری اور مولوی عید القادر صاحب بدایونی  
 وغیرہ نے رسالہ تالیف فرمائے ہیں۔

از انجمن فقہ فقہ و توہین و شتم و تمجس حضرت امیر معاویہ و حضرت  
 عمرو بن عاص بنے اللہ بناد و دیگر صحابہ شہر کا درجہ و صفیں کا ہے کہ بعض  
 صحابہ ان سببیت چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فقہ کے شیوخ پر زور دیتے  
 ہیں اور قیقہ ان سبب سے جو حکم و ضیعت تنظیم و تکریم و عورت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا  
 نامہت کیا ہے اس سے یہ دیدہ و دانستہ حقائق و حقائق پوشی کر کے ہیں بغرض دفع اس فقہ  
 کے دلی و کھیل اس صاحب مکندر پوری اور مولوی عید القادر صاحب بدایونی  
 وغیرہ نے رسالہ تالیف فرمائے ہیں۔

سکند پوری دیگر علما کی سوا میراثت میں۔  
 ان فقہوں سے زیادہ حضرت رسان فتنہ فرقہ پیچریہ کا ہے کہ پیچریہ نے اوجہ  
 اسلام و فطری کلمہ گوئی کی آڑ میں بہت عقائد اسلام ضروریہ متعلق الہیات و نبوت و معاد کی نفی کی  
 ہر ملکہ کیا مگر اچھ لکھ کہ مولوی علی محمد خان صاحب بدایونی دیگر علما پر شبہ  
 میں فتنہ و جالی کے دفع میں رسائل کثیرہ شائع فرمائے۔ یوں رالووار کا پور  
 میں نقیض و تکفیر فرقہ پیچریہ کی تقریرات اکابر علماء سابقین و حال سے بخالی شائع ہوئی۔  
 در نیز علماء صریحین و لفظین نے پیچریہ کی تکفیر میں تہی تحریر فرمایا جو بطور  
 ہو گیا ہے یا بیہ باوجود کشتان حق کے مولوی محمد علی علی خان صاحب  
 اپنے تقریرات بطور بدین اصل پیچریہ کو پھر شائع کیا۔ ان کے و سادس و او با و اچھ  
 ابطال میں حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب مہری قاضی بی بی نے اپنی  
 تقریرات میں طبع کرائیں۔  
 ان سب فتنوں کے علاوہ سرومت جس غربت و محبت کا سامنا ہمارے پاک نقشہ سرفہر باب کو  
 رہ۔ وہ نہایت خطرناک حالت ہو۔ ملک غیر حکومت دوسروں کی زمانہ قرب قیامت۔ ادھر بھی غلبہ  
 کہ ہر شخص مسلم کا جامہ پہنے نظر آتا ہے۔ جدھر دیکھے یوں لوگوں کے دھیر۔ جہنم خیال کیجئے عالمین کی  
 پوشین خدا کی پناہ۔ کوچہ کوچہ فاضلوں کی پیچرین۔ مجتہدوں کی گھڑیاں موجود۔ اور وہ نہ سکنا شرط کوئی شرعی  
 مسئلہ معلوم ہو یا نہ ضروریات مذہب کو مانے یا نہ مانے غلو ان جملہ  
 کا مصداق منکر محقق علامہ ذاکر شاعری اہل اراے سب کچھ جتنے کہ تیار۔ اور اگر حکومت و قوت  
 خیال کی مدد سے کسی نے جھگڑیاں سیکھ لیں تو تو کیلٹ میان مٹوینگے۔ چند پیچریہ محاسب  
 زبان زد کر لے وہ کو حق رازی کو سہی دینے پر آمادہ امام غزالی کو فضل بہت بتائے  
 پرستعداد اگر شمت و شری بی شاعری کا بھی کچھ مذاق حاصل ہے پھر تو مذہب کے  
 حق میں تیز چھری اور غنڈہ نریا بانی سے کم نہیں جسے عقیدہ کا پاؤں کر دیا جس سے کہ چاہا







کئے گئے چونکہ یہ تحریرات و تقریرات مذہبِ اہلسنت کو حقین نہایت مسرت  
 رسانے ثابت تھیں لہذا بہت علماء مشہورین نے اولاً تقریراً و ثانیاً تحریراً بحال عاجزی و محی  
 اصلاح مقامِ مدوہ کی تبلیغ کو خوش فرمائی۔ چنانچہ تحریرات مولانا مولوی سید  
 ندیم الرحمن صاحب فقہی جناب مولانا مولوی سید ابوالحسن صاحب نقشبندی غفرلہ  
 اعظم حضرت جناب مولانا شاہ و فضل الرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اوستاد مولوی  
 محمد علی صاحب ناظم مدوہ جناب مولوی قاضی نعیم الرحمن صاحب رشتہ منہ جناب  
 مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب درسی جناب مولانا مولوی شمس الدین صاحب خان  
 صاحب امپوری جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بیانی جناب مولانا مولوی محمد نجیب  
 خان صاحب بریلوی جناب مولوی قاضی احمد لطیف صاحب قاضی جناب مولانا  
 مفتی محمد سعید الرحمن صاحب قاضی رام پور عون صفی زبیر جناب مولوی میر قاسم علی  
 صاحب خلیف جناب مولوی محمد علی صاحب صاحب مدد شاہ داد آبادی دینی ہم کی تحریرات  
 چید رائے و مدد زکریا ال آبادی دینے دکانپور و وطنی میر تقی و  
 بہکیتی دو گیلہ و مدین مطبوع ہو کر شائع ہو چکے ہیں جس سے مولانا اہلسنت کو مستدرب لطف حاصل  
 ہوا۔ یعنی فقہ اتحاد و م اتحاد و واد و اولی غلات۔ لہذا بہت کچھ سے جو حاصل فرماتے ہیں  
 ایجاد کا ہے) چھٹکے اور بیچ گئے۔ ملکہ ہم سے اس سے بہت کچھ بچھینیں۔ سنہ ۱۳۰۸  
 مدوہ نے بھی توفیق ایزدی امرحق کو علی الاعلان تمام فرمایا۔ اذہم اللہ تعالیٰ اس سے  
 خیر و اگر متوسل کہ بعض دیگر حصہ اس سے لے کر لے کر جو جو صریح کے نتیجہ  
 و انہما حق میں عار و امیگر ہے کہ بتا۔ ہمارے ہاں اس میں کثرت نامتدرب نام مذہب  
 جواب چھو کر شائع کئے ہیں احمد علی صاحب بیانی جناب مولانا مولوی سید نعیم فرماتے  
 اور حامی طبائع کی دم کہ وہی سے باز نہیں آتے۔ سنہ ۱۳۰۸ میں مولانا مولوی  
 کی نئی نئی راہیں نکالتے ہیں۔ بلکہ مدوہ نے رسالہ یار حق سنہ ۱۳۰۸ میں شائع فرمایا

بسا کھایا۔ اور اگر سپر بھی ترقی منظور ہوئی تو تھوڑی سی اگر بڑی پڑھ لی۔ پھر تو کچھ پوچھنا ہی نہیں  
 جس اصول اسلام قبول مذہب ہنسنت کو جس میں اسے بقصد خدائی صہمت زمانہ تبدیل فرما دین  
 باقی نبی کی اوٹیری نامہ نگاری کی برابر تو علم و فضل کمال عقل حمایت اسلام کی کوئی دلیل ہی نہیں  
 ان اسباب کے اجتماع سے ایک فتنہ جدید برپا ہوا۔ جلسہ مدوہ العلماء میں سحر ۹۹۹۹  
 شیعہ کے ارکان علیہ بنائی فرض سے اکابر ۵۵۵۵ نے برخلاف تحقیقات سابقہ  
 ماہر اکابر ہنسنت دعاوی فاسدہ متناقضہ عقائد کاسدہ باطلہ شہانہ کا انحراف  
 کیا۔ اور یہ بیانات طویلہ در سائل متفرقہ ہلک میں اونکی شہرت کی بجائے محض سے کے بعد ہر  
 بات کو دینا شہاد کا حکم سمجھے اور سکو بخوشی قبول کرے۔ پس اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ جملہ گویان  
 اسلام کو عقیدہ اور مذہب کچھ بھی رکھیں سب حق پر ہیں سب راہ راست پر ہیں خدا سب فرقوں  
 میں ہے۔ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہو۔ پس کسی کلمہ گو کو اپنی  
 ہمتا کے خلاف سو گمراہ دبدبعتی کہنا خود گمراہی ہے۔ چہ جائیکہ کافر کہنا۔ کیونکہ ایمان کے  
 اسے کلمہ شہادت کافی ہے۔ البتہ کلمہ گویان میں سیکڑوں فرقہ نشین جو زیادہ متشی ہے وہا  
 خدا کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا کے باشندہ کوئی مذہب والا کیوں ہوں۔ جملہ فرقوں کے  
 باوجود مذہب چاہتے سو ہوں اتحاد و اور فرق مذہبی بات پر کسی سے بغض و رنج رکھنا خلاف اسلام  
 ہے۔ ان اگر ایمان نہیں تو ایمان ندارد نماز روزہ شیش لہذا ضرور ہے کہ جملہ فرق و مذاہب کلم  
 کے ساتھ ساتھ ساتھ بالکل ڈرا دیا جائے۔ نہ وہ قطع کال نہ دوا ہو۔ اپنے اپنے  
 مذہبی دعاوی کا سب کو واپس لینا اور مناظرہ یک قلم موقوف کرنا نہایت ضروری ہے  
 شیعہ قلم فیہ مسئلہ قطعیات میں سب متفق ہیں اول کے اصول و عقائد ایک ہیں۔  
 دین و مع میں سب یک ہے۔ پھر ان کے باہم یہ جھگڑا اور تو تو میں میں سب بجایا ہے۔ تاکہ عقائد  
 و مسائل ختم اند کے سوالات کو جوابی سے بھی قواعد و ضوابط مذہب میں سکوت لازمی  
 قرار دیا گیا۔ علیٰ ہذا القیاس ایسی ہی باطل حیالات تحریر و تقریر ۵۵۵۵ شائع

کچھ شرم و حیا و انگیر ہوئی یا کسی اور باعث سے جناب ناظم صاحب کی سند سے اب تک گھونٹ  
 اٹھا۔ نہ جناب صدر صاحب کی چپ ٹوٹی۔ مگر واہ رہ بہادر مولوی عبدالحق  
 حقانی کہ دیدہ بصیرت و چشم بصارت پر پٹی باندھ کر بنام نہاد جواب تحریر سامی ایکٹوری  
 تحریریں ہی باعلام چہا پ دی جسکا ماحصل صرف یہی ہے کہ اگر مولوی عبد القادر صاحب کا اعتراض  
 درست تھا تو مذکورہ میں شریک ہو کر کیوں نہ بیان کیے۔ ہم روافض و وابالی و پنچریہ کے نہ کلنا  
 کفر و فسق پر ماضی ہوتے۔ نہ ان کے جواب دینے سے ہم قلم توڑ بیٹھے۔ شیعہ کی جانب ہر  
 صحابہ کرام کی جو میں جو رسائے شائع ہوتے ہیں اور نکاباشت علماء اہل سنت ہیں۔ مذکورہ میں جو  
 بیانات پڑے گئے ان سب کی بخوبی جانچ پڑتال کر لی گئی ہے۔ فقیدہ وغیرہ بقدر فرق اسلام  
 ہیں اگرچہ اکثر انما۔ ادنیٰ تکفیر کجانی ہے مگر فی تحقیق ان کو الکرام کہہ نہیں۔ اگر روئے داد و بھنگو کی تہدید  
 کچھ عراض ہے تو ایسے ہی قلم کھینچ دیتا ہوں۔ اگر آپ اہل علم کی نصف نگاہ میں ایسے رسالہ کی کوئی  
 وصفت نہیں ہو سکتی تھی مگر عوام کی مخالفت ضرور می تھم کر مولانا مولوی حکیم محمد عظیم  
 صاحب ذیل سطورہ تالیف فرما کر طراف ہندوستان میں شائع فرمایا۔ مولوی حقانی  
 صاحب کی جرات سے ضرور خیال تھا کہ چپ نہ بیٹھنے لگے مگر ان کو بھی بفضلہ تعالیٰ اس وقت تکہ اس کے  
 جواب کی توفیق نہ ہوئی۔

آخر بصدق اولم نستجی فاصنع ما نشت سطورہ کے جواب میں جان چڑا کر سب فرمایش بدرالبدین  
 صاحب قور (جو بیٹی کے ایک نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ امیر زادہ ہیں) ایک رسالہ  
 اتنا محنت سے چھاپا گیا۔ اگرچہ رسالہ مذکورہ میں عوام کا الانعام و بازاری لوگوں کو اپنے دام تزدیر  
 میں پھانسنے کی چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے۔ مگر ہندوستان پر اس میں تسلیم کر لیا کہ غیر مقلد  
 ضرور داخل اہل سنت ہیں جس کو زیادہ فہم سے یہ ہے کہ جناب قور صاحب مولوی  
 حقانی صاحب کو بارہ دین رسالہ تو چھپوا بیٹھے۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ کیا کرنے میں۔ اگر خود سمجھ نہ سکتی  
 تو علماء کرام بہتی و اطراف میں جناب مولانا مولوی علیہ السلام صاحب مدرس مسجد جامعہ بہتی۔

اگرچہ اس فریاد پر صاحب و ناظم صاحب کے ذمہ ضروری تھی مگر یہ

## مختصر بیاضہ مسموم سدس

ابو دین محمد کے نام پہنچا، اور اچھا تم خوب دیکھ رہے ہو، تمہارے سچے دین پر خدا کی  
 کس زور شور سے حملہ کر رہے ہیں، ایک تم سب مکر شہید اتالی ادا کر دو کہ اسلام کی  
 طرف ہر دماغ شکن جواب دیں۔ یہ تو سب تنہا ہی، لیکن ایک طرفہ باہر اہوا کہ ایک  
 اور مذہب طاقہ اسلام کے بھلے منور ہوا۔ اور یہ اعلان دیا۔ کہ مذہب ہمالا سچا  
 قرآن کو بتا کہ کوئی نہیں سچا عشاء منہ مجتہد سب کی کئی اہستہ میں، لیکن اللہ کا بڑا شکر  
 ہوا کہ ہر فرقہ ملعون کا موجود فضل الہی طالع۔ صریح جابل مطلق  
 ہے کہ اگر نہ تو ہر فرقہ ذرا بھی سمجھ لیں، بکھڑا ہوتا تو حیرت منہ دین خدا پہنچ رہا تھا  
 کہ سب کا ٹکڑا ملے، میں سب کا نام نہ کر سکتے، نہ ہیٹھ کی ہٹھکا رہا ہے کہ چپن کر و راوی  
 لعنت است پکار رہے ہیں اور اوپر طور یہ ہے کہ حضرت کو کہہ کر کہ میں وہاں سے  
 بھی براہیل پھر چراون کے مقصد سے لہر میں اور کچھ کتنا ہی نہیں میں نے قریب ایک  
 سال سے اپنی وقت کا چھ حصہ ان صاحبان کج دست میں دے کر دیا ہے جس سے بچے  
 خدا تعالیٰ سے امید ملے ہے کہ اپنے حقہ مدبر کا یہ سب ہوں۔ اول میں نے جمالی کا  
 رو جو ہر عام تیجہ لہو کا کارٹو سے کیا جکا جی چاہے میرے جمالی کی تصفیات کا مقابلہ کر لے  
 کہ میں نے ہی طرحی کل بائیں برس کی عمر میں کتنی مقول کہتا ہوں بھی میں۔ اور یہ باوجودیکہ  
 وہ سال میں تین چار ہی کے ہر تحریر یہ ہے۔ یہ تو یہ ہوتا تھا کہ ایک ایک بندہ میں غلطیاں  
 میں وہ یہ ناظرین کروں۔ مگر خیال انہوں نے باز نہ کیا۔ لیکن اس ہر سب کا کوئی جہنم  
 سلامت نہیں چوڑا سب پر قرآن و حدیث کو اعتقاد یہ ہے کہ میں۔ چوتھے حصہ کے پیچہ  
 احمد خاں کی تحفہ سیر کے بعد بکھر گیا۔ اللہ میری مدد کرے۔ اور سلام  
 میرا معاف ہے۔ الخ مختصراً۔

(عزتِ تامہ طہارِ مہبتی و اطرافِ مہبتی کے پیشوا مسلم بن) اور جناب مولانا قاضی محمد اسماعیل صاحب ہجری وغیرہ سے دریافت حال ضرور تھا۔ خیر سے بھی رہتے دیکھنے اپنے یکے کی شرم و قہر و کجی تھی یہ بھی خیال کیا کہ یہی قور صاحب سالہ بوارق لا معصہ تعینت جناب مولانا محمد احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طہارۃ احمد آباد حیرات مددگار دہلی کے مدرسے علی گڑھ کرکٹ فی اللہ تقسیم کر چکے ہیں حسین و دہلی کی گڑھی بلکہ چھینٹ پھینٹ فرمائی گئی ہے پس کیا اچھا ہوتا جو قور صاحب ان ہی مولانا محمد احمد خان صاحب سے اصل حال دریافت فرمائیے۔ نو صفحہ کمال بن پوشتی اور ناحق کوشی کے ساتھ وہ رسالہ شائع ہوا جس کے جواب میں جناب پیر احمد علی حسینی قادیانوی میرزا آبادی کی طرہ سے رسالہ رقم ۱۰۰ شائع ہوا خیال تھا کہ یہ رسالہ صاحب اپنی کڑی قوتوں سے دست بردار ہو کر صحیح معناسدہ نظر متوجہ دو بایں کو کرے صاحب رسالہ رقم ۱۰۰ نے نہ وہ کی مخالفت پیش کی جس سے صاحب و جناب شہناہ علی گڑھ الغریب صاحب کی تحقیقات ہو گئی ہوئی ثابت کر دکھائی ہے کہ یہ خیال غلط تھا۔ اور نہ ایک اور کا جواب مرحمت ہوا بعد مدت سوچھی تو یہ کہ مرزا حیرت دہلوی کے نام سے بفرایش بدرالدین صاحب قور پیر ایک رسالہ مہبتی میں چھپا گیا جس کو ندویہ شرح مقاصد ندوہ کے نام سے تقسیم کرتے ہیں اگر یہ مرزا صاحب کی استعداد علی سے تو ہم بخوبی دانا ہیں مگر فہم و حیرت یہ ہے کہ نوشا دیالاج سے جیسا کہ یوں پیر بادکھہ بیٹھے کہ خود بدو مل تک کس زور شور سے اپنی لیاقت شاعری کو جو و تفسیر و تفسیل و تفسیر و تفسیر میں لپکرتے تھے۔ اور آج کس مقامی اور آزادی کے ساتھ حیرت کو کہتے ہیں جیسا کہ ہیں۔ یہ مقام پر اولاً ہم حصہ مسدس حیرت (جو دہلی نقیب فیض سام میں چھپا ہوا) بطور خلاصہ کچھ شریب چاہ اور کچھ نظم مسدس ندویہ ناظرین کرتے ہیں۔

<p>نہ خورشید سلام ہے ہم میں نایاب          الا لاج دین خدا رکھنے والو          یہ آردیان ستینے پتھر کی دھمیر          خدا تم کو اس سے بچا دے پیار          یہ تپتی ہو جو جھٹلاتا آیا          مسلمان کھینٹا بھلا کون اوسکو          بنی کو جو شپہم خمارت ہو کھپے          نہ کیوں نام برا اسکے کھینچیں تیرا          کرے جو کہ تو میں دین الہی          نہیں دین کھتا اگر اسکی وہ شخص قدرت          برا او میں کہنا ہے پھر فرماں میر          یہ مان ہو گیا اے کا فز وہ کھو          جو دشمن خدا سے رسول میں ہے          جہنم میں رہے جسے جہنم میں ادب تیرا          شیا لیں کو موم ہوم سے تبا          کہ قافل نہ جنت نہ دوزخ کا ہر          وضع ہے جواب سید خاندانی          اگر دیکھنی کان کفر چلی ہو</p>	<p>مگر پتھر بھی ہے درون نام محمد          بزرگوں کی اپنی حیا رکھنے والو          بھینگی بھلا کفر کی آہ کیسے کیا لی          ہمیشہ ہی تمام اس سے پرہیز کرو          فقیر ہو کر اور جو ملانا سمجھنا          غرور رکھتے ہو کچھ تو تم اوسکو گھرو          صحابہ کو جنل کا وحشی جو سمجھتے          کہ مذہب میں آہ کے یہ کچھ تیر          جواب اوسکا تلوار سے دھجوا لی          تو لازم ہے پتھر دبا کونہ چوہ          جبراً جو کہ کھوے نہ دہلین بھی دسکو          غضب از غرض اب بھی پتھر          تو پتھر چھوڑ کیا اسکے اترانہیں          لکھتا ہے آدھ اوسن ہول خدا کا          بہشت اور دوزخ کو سے مٹایا          نہ جتنے نہ روز قیامت کا ہر          نہ سترم دیسا ہے نہ عزت کیسی          کہ عالم میں بس شل اپنے دی ہو          کہ ہر کفر اب بکا عالم میں سار</p>	<p>سدا دینے ہو کام کا محمد          بہت شوقیان کھینچنے پتھر کی          نہ ہر کفر سے بس زیوہ کیا ہو          خلافت قرآن جبرستہ نکالا          اور آیا محدث مفسر پتھر          خدا کی جو قدرت کو محدود سمجھتے          جو حج کے طریقہ تو نہ پتھر اور          حدیث بخاری بھی ہو شاہ اسکی          پنجو کے جو رکھتا ہو قدس اسکی          تو پھر آخری درجہ دل ہے سر          تو پھر اس کے ایمان کو تم ہی سمجھو          لکھتا ہے بھلا جو کہ دین میں ہے          کہ وہ بس خدا کا عدو نہیں ہے          فرشتوں کا عالم کیسے اڑیا          یہ قانون ناسخ کا کسے حمایا          مسلمان کی کیا یہی ہے نشانی          زلفت نہ ہے کچھ مروت کی          تو سید کی تفسیر قرآن ہو</p>
--	--	---

یہ تو یہ ہے کہ ہدایت و شہادت دونوں خدا کی طرف سے ہیں  
 انسانی قیاد کی ڈور اسی کے زبردست و متین ہے بل تک ہرگز اجرت  
 صاحب کو تکلیف و تنہا چہرہ میں غلو تھا۔ فرق باطلہ کی رو کو حمایت



ملخص نظم مسدس

ایمان، یومین بند اول کے چور  
نہ نہ اس بے نداشت پیغمبر  
تغیہ اسلام کا مبرا ہے  
بہتہ ہو مزی تنہو کی آج حال  
آد فاس ہر پسند او نہ بر تر  
کہ اسلام ہر جگہ دنیا میں بر پا  
غوست میں ٹھہری رسول خلیج  
کہ مجید ہو اور میری امت پر تا  
ہر اس قول ہو کجا بر عکس ان  
نہ تو تا ہو عالم قول سلمان  
او نہیں کہ ہمارا بنایا گجسٹان  
یہ تو اوش تدا ملت بر ابر  
کہ سپہ گاہت خاص یا چیلے  
نیل کعبہ کی برکت اوٹھی ہے  
یا چوڑ کست یہ رشتہ ہر اکا  
یا ایا حادیت نبوی کو جھوٹا  
نوشیستہ کہ بقیہ نس انسان بتا  
نہ اس سلسلے کی سلا کہ کیا ہو  
وہ علم شہریت کا اب بھی کیا ہو  
طہریت کو راوی شہریت کے امر  
حدہ کی جیتک کہ ہٹ ہو باقی

یہ تو بین عالی کے کیا اوچک  
جب حال بھر میری بند کا ہو  
کہ جو کوئی دینیں لیسٹو بتا ہے  
میگنا نہ یہ جان سے تارور عشر  
یہی ہے حدیث رسول فرود  
خوست غریبی ہو گرا رہی ہے  
غریبی میں جسکی کئی عمر ساری  
سدا یاں قیامت تلک نفرت  
کسی میں بھی آئی ہنہن بڑیاں  
بنایا ہو غمخو کہ کفار کو پاں  
او نہیں ہی سے کی بچر شکل اس  
مخالفت میں گریہ رسول خدا  
تو تاج میں یہ نصار کو پور  
طہریت کے کعبہ پر رکت اوٹھا  
یہاں فکر کسے قرآن ملنا  
قرآن کی یہاں نہ تکذیب کی  
شیا طین بچر جوان بتا  
نہ خوف خدا او یہی کی حیات  
محدث مفسر یہاں ظاہر  
ہو مجلس میں گر نعل ملر خران  
صرف اس میں دین کی دیت ہو

یہی ابتدا نظر کی ہے مرا سر  
بھنور میں جہاز آگ جگا گھر ہے  
بتر ویا تو ال خیر اورا کے  
میشہ جو چک پکایاں شل خاور  
وے ٹکھو ہو دعو بھلا گب گوارا  
تہیدستی سب کچھ یہ دکھار ہی  
وہا مانگتے تھے نبی یہ ہمیشہ  
ساکن کے زمرہ میں ہو شہر کا  
جود کھو تو کفر جی ہے وہ پہاں  
کیسے حذل کے او نہیں بھرتا جی  
اگر یہ ہوتے تو عالی کو کیوں نہ کر  
ہنہن سکا کو ذرا سا ہی اس سے  
یہاں اتو عالی کا کفر علی ہے  
جاتی علی گڈہ پہ عالی نے لا کر  
یہ کسے فرشتو نکا عالم اوڑا یا  
نبی امی کے دین کی تحریک ہو  
الاہل اسلام غیرت کی جابر  
کہ اسلام پر حملہ آور ہوا ہے  
اصولی کلامی وہ عالم کے طاہر  
تو اب بھی ہوا نہیں بہت شمع تابا  
ہوا ہم سے کہ اے اسلام تابا



کچھ وقت نہیں مگر یہ حالت کہ قدرِ فہوسناک اور تعجب انگیز و متعجب و کما غار کس احاد  
 و تضلالت میں۔ بیان سے کیا گیا۔ اور ستمِ ملامت ستم یہ کہ اس شرفِ شہد  
 اکس درجہ کا عظیم البرکت مقصور فرمایا کہ بسم اللہ پر مقدم کر دیا۔ وہ کون فردِ بشر خدا کو ایک اور اسکے پیار  
 حبیب کو ماننے والا ہے جو اس شہرِ سرخوشیت کو خلافتِ دین و ایمان یقین نہ کر گیا۔  
 جہن صاف و صریح طور پر نہایت وضاحت کو ساتھ کمالی الہی اور حضرت یسنا کا کلام اللہ  
 عالیٰ نبیاً علیہ السلام کی کمال گستاخی و ادا نت کی گئی۔ پھر اسکو بنام نہاد مقاصد و وہ العلماء  
 شائع کرنا اگر وہ سو سنہ شیطانی نہ کہا جائے تو اور کیا ہے بلکہ یہ میری نہیں کہ مرزا  
 چیرس و ایسا کیوں صادر ہوا شوشس یہ ہے کہ اگر اکیس ہند وہ  
 اور سکو عوام میں پڑے تھانہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں خدا معلوم کہ صحاب و ارباب  
 ہند وہ کی بھر پائیے تیر کو یوں پر گتے ہیں کہ مضمون آشورا و تبیہ الغا و دن سے دیدہ و دانستہ  
 منہ پھیر لیا ہے کیا اراکین ہند وہ خدا کی پچان کر اس کے پیارے رسول کو اکثر ثابت کر سکتے  
 ہیں کہ مضمون شہر مغل خوار یہ ہند ہے۔ مگر نہیں ضرور خواریت ہو ضرور۔ چیرس  
 یسول پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو کسے تیار کیا۔ اور کون کون سے اسباب مسلمانوں کی تباہی کا  
 ہوتے۔ نہایت فہرس و حسرت ہو یہ جو ابد یا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں نے تباہ کیا اور بھی

بہی اتفاقاً او کی تباہی کا باعث ہو گئی۔ آخر چیرس مرزا کی ٹک بندی شاعری اور بھارتی  
 ناراضی اور شے ہے۔ اسلام و اہل اسلام کے تعلق کوئی بھی رائے قائم کرنا دوسری  
 چیز ہے۔ ہر کسی راہ پر کاری ساختند۔ کل فنِ جہاں جب ہن مانع کی آپ کو ہوا ہی انٹی آب  
 جانے ہی نہیں کہ ادب کی دکشا بہار کا کیا عالم ہے۔ چیرس مفت کی کا پین کا پین سے کیا حال  
 مرزا کی جب بات چیرس ہے تو اہل داستان بھی ہن لیجے۔ مدعیان  
 اسلام کی ناقصی کوئی غیر شرفِ جہاں بھری نہیں سکتا چیرس صاوق کی  
 خبر تھی۔ جہاں کہ چیرس ہو سکتی تھی جو کہا تھا وہی ہوا۔ اور ہوتا ہے اور ہوگا۔ جہاں عدم دفع و اہل

اسلام سمجھتے تھے یا اُن دنیاوی لالچ و لاپرواہی کی حرص تودہ کی طرف ذاری میں اپنے  
انکے پیچھے کا خیال نہ کرنا چکر یہ کہ مسلمان اور اپنا نہ ہی بھائی اور ان کے اختلاف کو  
فرعی اختلاف ٹھہرا رہا۔

ہر وقت ہمارے ملاحظہ میں کتاب مقاصد ندوۃ المسلمان مولفہ مرزا  
حیرت دہلوی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ غیاب مرزا صاحب فی اس حرکت  
علیہ میں دخل درمقول کیا دیا ہے کہ ہوش و حواس کو جواب دے بیٹھے ہیں مختصر تحریر  
میں وہ گل اوگلے ہیں کہ باید و شاید خدا معلوم کیسی برکت کی چڑھی ہے کہ سمجھ کا ذرا نام باقی  
ہو نہیں نہ نہ کی ترنگ ندویت کی اونٹنگ میں جو چاہا نکھدیا۔ اور حیرت بالاب حیرت  
کہ اراکین ندوۃ جنین ب مرزا حیرت سی ہی نہیں ہے پڑانے تحریک کار زون جان  
طرار۔ ہوشیار۔ نکتے پڑے بھی ہیں اور پھر ایون کے بیانات کو ندوۃ کا باعث فروع  
سمجھ کر علو مہمت کو ساتھ پلک کر سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے تقسیم و شائع کرنا  
ہیں اگر غور کرنے سے معلوم ہو کہ حیرت و میرٹ سب عیث کمال ایانی کی کلی دلیل شہر  
حیرت ہے جب وہی نہیں پھر شہر غیرت پہنتی ست کہ پیش مردان بیاید۔

معزز حضرات اگرچہ رسالہ شرح مقاصد کا سراپا زبان بیان لائق جواب تھانہ  
اوسکا مصنف قابل خطاب۔ مگر معلوم ہو کہ اوسے بہت اراکین ندوۃ کمال غلو و غشی۔ کے  
ساتھ پریشانی و فتنہ و دیگر بلاد میں تقسیم کرتے ہیں بعض وقت غواہ عوامہ بعض جاہل  
سادہ دل پر شہتہا ہی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم اس شہتہا سے سخت دفع اور ہدایت علوم  
کے واسطے نہایت اختصار کے ساتھ مرزا پریشانی کی تلوی لکھتے ہیں۔

حیرت یاد کا جلوہ دکھاتین ہم اوہرا میں کلیمہ بطور پسے کیا پھرے وہ خاک چڑ و نکید۔ حیرت  
خلع نظر ہے کہ کل مزاجی سبقت قلم سے حلی تجری کا گلا کاٹنے پر مستعد اور ہر مرض سمجھ کہ حیرت  
یہ کہ نہ لکھی اور آج بتقلید و پیروی فرقہ مخدولہ پھر یہ غلو کی نگاہ میں حمد و شہادت

سید کے سلام پر بھی فوق لیگیا۔ سید کے ساختہ اسل  
میں معجزات کا اعلان جنت و دوزخ کو بھی سمجھنا حق و شیعہ کو جو کائنات  
اگرچہ اصول و تدوین کے بھی وہی ہیں لیکن مصداق طرفہ شاعر و محو کہ سید یسوی و سناو  
اسی اور بڑھوتری ہوئی کہ قرآن کے تغیر و تحریف کے قائل ہوتے ہوئے  
ایمان نبیائے عربی کو نبی سے قصص تباہی پر ایمان نہ جائے اختیار کرام پر لقمہ  
کے جنت و دوزخ سے ایمان نہ جائے جنت و دوزخ وغیرہ کے بخار سے ایمان نہ جائے  
مگر قیامت کو مبتدع شمال کو ضال کہدیا یا تدوین سے اصلاح مفاسد مذہبی و دنیاوی  
کی پھر ایمان کھان فغو ذبا لند من ملک الہدیات۔

چہرہ  
 چند قومی امجد و علمائے اکیلیک جلسہ قرار دیا ہے جسے ندوۃ العلماء کہتے  
 ہیں جہانک اس ندوہ کے خواص و اصول پر غور کیا جاتا ہے کوئی بات بھی ایسی نہیں ہوتی  
 جاتی جس سے خفیف سا بھی شہر اس بات کا ہو کہ اس سے قوم کو کچھ نقصان پہنچے گا چوں صاحب  
 خواہ مخواہ اسی کی مخالفت پر آمادہ ہیں اول سے مذہبی یا ملکی یا روحانی حقوق و برودستی غضب  
 کرے جاوینے کے اہم پھر اسے **مضر** ان صاحب بہت سے  
 عوز انشی اچھے نہیں ہوتے۔ جذائے نکمیں دی ہیں ویکھو کان و میسے ہیں سنبھو وین  
 دیا ہے مجھ کو کہ **ندوہ** کی تقاریر و بیانات پر غور کرنے سے براہت و یقیناً یہ بات صاف  
 ظاہر ہوتی ہے کہ اگر **ندوہ** کو عملے حالہا رکھ کر مفاسد موجودہ کی اصلاح نہ کی جائے اور قس  
 بے ہمار بنا کر اسکو چھوڑ چھین تو اس سے **ندوہ** **مضر**  
 ضرر و نقصان غلیظ اور شری مضرت پہنچتی۔ اور حقوق مذہبی اہست ضرر و زیشتی غضب کو کہتے  
 ہیں اور شب و روز اویسی کی فکر اور غم سے

کون سنی انکار کر سکتا ہے کہ وہ کلمہ گویان اسلام جو ضروریات دین سے منکر  
ہیں اور کلمہ کو فرحانہ کلمہ گویان اسلام جو بغیر عقائد و مسائل اجماعیہ اہل سنت کے منکر  
اور کلمہ گمراہ و ماری سمجھنا متبدعین کی اپنا منشاء بتدعین سے بغیر حق و حقا

محالات ہوں ان حسب ارشاد واجب الانقیاد اذ اظهرت البیع فلیظهر العالم علمه فان لم یقبل علیہ  
 لفتۃ اللہ والملئکہ والناس من بینہم ارا انما کما الساکت عن الحق شیطان افرس ہے ائمہ دین کو  
 الامور نے زبردست و سنان اور دیگر اہل علم نے بزرگوار لسان و بیباک حقائق حق و البطلان باطل  
 میں ہمیشہ بینک کو شمش فروانی۔ ان حضرات میں بہت سی ایسے تھے کہ نقیانی اور غلبہ و کفر و تضییع ہوا  
 اور بہت اور نہیں شہادت فی سبیل اللہ کے کا یہاں ہوتے۔ یہ ہمارا مجرد دعویٰ نہیں جسکی  
 دلیل ہمارے پاس نہ ہو۔ دیکھئے کہ عہد خلافت حضرت افضل العارنین و ابو الصلیب امیر المومنین جناب  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ایک فرقہ جو آپ کو مسلمان کہتا تھا کلمہ کا قائل تھا صرف بکار  
 یقار و وصیت ترک و مکی بنا پر مرتد و کافر ٹھہرا کر قتل کیا گیا۔ علی ہذا یقین  
 زمانہ خلافت خاتم مخلصین امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
 میں خوارج ہوئے حضرت مولیٰ انصب مشین گوئی و ارشاد مبارک جناب  
 سرور رسالت روحی فداہ و صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو گمراہ و بددہ  
 جاکر قتل کیا۔ انکو تازی اور کلمہ گو ہونے پر انکو شتر بڑا بنا کر نہ چھوڑ دیا۔ بلکہ نوبت بیجا  
 رسید کہ حسب خبر محمد صادق و انھیں شہداء زنا بکار کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ پس یہ امر  
 ہرگز زوال قوت ہلایہ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث نہیں ہوا البتہ جس بڑی گھڑی سے  
 حکام سلیمین اہل علم نے دفع مفاہد فرق ضالہ میں دہن دستی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر  
 میں کوتاہی و سہل بیکاری اختیار کی اہل اسلام کو تباہی و بربادی نے گھیر لیا مگر پھر بھی یہ  
 امر نہایت متعنت ہوتا کہ علما المسلمین **شکر اللہ علیہم** فرق ضالہ نے  
 اعلان غلات اولیٰ کے مقاصد کے دفع میں تھوڑی ہی بہت کوشش کیے چلے جاتے  
 تھے آپ علما رند و ہ کے سر میں یہ خیال بچایا۔ اور اپنے اس خاص اختراع  
 پر ناز ہے کہ سب فرق کلمہ گو یاں اسلام سے حذر راضی ہے کسی سے بغض و کف  
 کیجو بدعتی سمجھا۔ کیسے کار و کھنا خلافت اسلام ہو  
 حضرات ناظرین سمجھتے ہیں کہ یہ بھی سمجھ لیں کہ تھوہ کا اسلام تو

حرز اچی زادہ بلند پروازی چھٹک نہیں آچو بڑی بات کھنہیں فرض تباہ ہیں  
 لیکن ہر نہیہ اٹھتے صاف حکم تباہ ہے کہ ایسے جلسہ میں ایسی حمایت میں شریک  
 ہونا جائز بھی نہیں حرز اچی انجان نہ ہو گیا آٹکونڈوہ کے ضوابط پر اطلاع نہیں  
 کیا مذہب میں یہ قانون پاس نہیں ہو گیا کہ جلسہ میں کسی قسم کے روقیح کی اجازت  
 نہیں کوئی شخص بلا اجازت بولنے کا مجاز نہیں۔

حضرت ندوہ کے سب سے بڑے مقاصد کیا ہیں صرف یہ ہیں کہ مسلمانوں کی آمدنی  
 رنجش اور خوفناک مشاؤ کو دور کر دے جو فرح و سعادت کے سبب اور عین پیدا ہے الخ ہدایت  
 ندوہ کی گراہی تو یہی ہے کہ ضرورتاً رات و دن اصول مذہب  
 اہلسنت کو قائم و فرع و ذیلی بات۔ عجب گراہی تو یہ ہے کہ عین میں۔ پھر اگر ادنیٰ نیکی پر آمادہ  
 ہے ندوہ نے صاف طور پر یہ کہہ دیا کہ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں۔ سنی۔  
 و شیعہ۔ پھر سینوں میں بدلتا و غیر مقلد۔ ان سب کو حقیقتہً عقائد و مسائل اختلافیہ کہیں کی غیر ملکی  
 ایک ہیں۔ پھر تو تو میں ہیں کب جائز ہے۔ ان دونوں فرقوں کے باہم حقیقتہً بھی اختلاف ہی  
 وہ در اسی بات کا ہے ندوہ نے صریحاً اعلان کر دیا کہ مسلمانوں میں ایک نہیں سو فراتے  
 کیوں نہ ہوں مگر جو ان میں زیادہ قوی کریگا وہی خدا کے نزدیک زیادہ سیار ہے۔

تذکرہ پیکار پیکار کہ کتاب کے فرق باطلہ اہل اسلام کا ہرگز رد نہ کیا جائے۔ مناظرہ یک قلم توفیق  
ہونا چاہیے مسائل اختلافیہ کے سوالات کا ہرگز جواب نہ دیا جاوے۔ تذکرہ نہایت وضاحت  
کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ بطرح پرستش کو مستند ہر مذہب و ملت کا  
دعویٰ مدعا علیہ سے راضی ہے سب کو اپنی مطیع رعایا چنانچہ کرتی ہے۔ اس بطرح کلمہ گو یوں کے تلام  
توفیق سے خدا راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے سب راہ راست پر ہیں سب محتاج  
ہیں ایک کو دوسرے کی تکفیر و تنزیل بلکہ تفسیق بلکہ امانت روا نہیں ہر فرقہ کو چاہیے دوسرے  
کے پیچھے نماز پڑھے۔ ہر فرقہ کو دوسرے فرقہ کے ساتھ محبت رکھنا فرض۔ اور اگر نہیں

**مذہب** کا معنی ہے حکم خدا کا جو اس نے نازل کیا ہے۔  
 ایک بحث غلطی کو کہتے ہیں کہ وہ نہ درست ہے نہ ناسی سچا اگر اس شرعی  
 مقصد سے ہر ذرہ لگا ہے۔ کسی کلمہ کو کی امانت۔ کسی کلمہ کو سے بغض رکھ کر  
 موجب سلب ایمان و مستلزم مخالفت سلام بھڑاتا ہے۔ اور پھر بھی عوام کے جھکاؤ کو  
 اپنی سنت کا اقرار ہے ہر صاحب غیر ہم آپ کو محض ہی سمجھے  
 اپنے میں آپ کو نزدیک ایسے حقوق کسی شمار میں نہ بھی مگر اہل مذہب  
 کے دینے تو پوچھیں کہ ان کا ہمارا مذہب ان کے سچے مذہب کے حقوق ان کو  
 کس قدر غنیمت میں۔ پھر اس سے بڑھ کر اور کون سا حق غضب ہو گا۔

**حیرت** ہمارا بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے یہ فرض ہے کہ ہم پاک اور صاف  
 دل سے مذہب میں حاضر ہوں اور نہایت خوش اسطوئی اور نرم زبانی سے اپنے  
 حیالات کا اظہار اہل جلسہ پر کریں وہ ان سے کڑواں بلکہ سزاوارن آدمی ہوتے ہیں  
 وہ نہایت خوشی سے بیٹھتے۔ اور جو اعراض قابل تسلیم ہونگے اور تھیں تسلیم کر سیکے  
 اور قابل ترمیم کے ترمیم ہوگی ان۔

**ہدایت** ہر راجی جب قلم آپ کے اختیار میں ہے پھر جس فرض سلام  
 کو چاہے اس پر قلم پھیر دیجیے اور جدھر نفس کا میلان ہو اس پر فرض پھیر لیجیے۔  
 لیکن آپ ان کے تکرار سے سمجھتے ہیں کہ **تسلیم** ہرگز متعین نہیں  
 ہو سکتے۔ بلکہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہر سنی محال ہے۔ پر سقندر ضرور فرض ہے  
 کہ **تسلیم** و چاہت کی حقیقت اور خدا سے **باطلہ** کی گمراہی کا  
 یہ مسلمان تحریر اور تقریر کر دے۔ باقی ایسے جلسہ کی شرکت کو فرض بتانا جہاں  
 بیتہ میں اپنے مسائل فاسدہ کا اعلان کریں۔ اور دوسرے دن حسب ضوابط جلسہ سکوت  
 لازم کیا جائے۔ اگر کہیں کی بغیر اجازت کوئی دم نہ مار سکے اور نہ کوئی سکوت کر سکے



اور خلافت واقع حالت میں کوئی امتیازی حالت نہیں مزااجی اگر آپ سچے قناد کی  
نام کھدینے میں آپ کے گره کا کیا صرف ہو ابنا تھا۔ مان یہ لہزد تھا کہ انکی قلعی کھجانی  
ہم اب بھی آپ ہی استدار کرتے ہیں کہ تفصیلاً اور ان اسرار عالیہ کے ہر کو مطلع فرمائے کہ ان  
ورایت کیا جائے۔

**حضرت** فرموس خزار فرموس کہ اب بھی میں علما کی مخالفت پر تلے رہے۔  
اور خون نے اپنے سرے بے اپنی پانی بوسیدہ منطق کے پیراہ میں کرنے شروع  
اور وہی مرغی کی ایک ٹانگ جکا سینق دت سو پڑ رہے تھے کرنے لگے۔ ہر  
ہمارے سنی ہمانی بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ علما تحقیق اہل ہمت کی تحقیقات  
بقیہ کو سڑتی بستی بنانا کمال کشدہ دشمنی کی دلیل ہے سیدھے و سحر پر دو پایہ  
و جہد و غیر ہم چھرات اہل ہمت کو جو اعتراضات جہوت  
و شہور میں وہ ہرگز سڑے بے نہیں وہ ضرور اس پایہ کے ہیں کہ تم جیسے دانش نزار  
اپنی جھوٹی قوت ہی اذکو دفع کر سکیں یہ محض غیر منظور کیا آج تک شیعہ۔ بخیر یہ۔ وہ پایہ میں  
آپ جیساروشن و باغ حق علامہ الدیر بھی پیدا ہوا۔ اپنی نفست بد مذہبی و دوسری بات ہوا میں  
فرق باطلہ میں بہت ایسے ہوئے کہ آپ کو کس طرح و قطار میں ہیں آپ کو بڑے بڑوں کو دیکھنا  
سبق دینے کے لئے مذہب کا شروع کون نہیں چاہتا۔ پھر ان علما میں ایسا بھی کوئی  
کہ ہمت کو زبردست اعتراضات کو اٹھا سکتا۔ اور جب ان سے نہو سکا کہ  
**و کالہ** کیا کام آسکتی ہے۔ آپ خوب سمجھ لیجیے کہ مذہب اہل ہمت  
رو سے جو فرق کلمہ گو بان کا فر ہیں اونکو کافر جاننا۔ جو متبع مگر وہ ہیں ان کو عقیدہ  
و مگر اہل جہاد سنی پر فرزند۔ مذہب اہل ہمت کو بوجہ بوجہ  
انہیں مذہب اہل ہمت کو لے لے ڈکی بہری نہیں۔ کبھی اسکو راستہ دیا  
کبھی اسکو پرچہ ڈال دیا۔ مذہب اہل ہمت کی یہ شان نہیں کہ کبھی اسکو

آریاں نذر و سب فائز عیش و نشاط **مرزا صاحب** قصور معان  
 خدا را منف فرما جی ہے یہ تو فرما دیجیے کہ ان تصریحات بینہ و شواہد بقینہ کے جو نے ہوئے آپ کی  
 پھر بھار آپ کی پکاری کی طراری کیا جہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ البتہ اوس سے دیا نیت جیسا کہ پورا  
 نشان ملتا ہے دیس۔

**جس** پھر شدہ کہ اکثر علمائے اسے نیک شگون خیال کیا۔ اپنی گذشتہ غلط فہمیوں پر  
 غور کے انو بہانے پھر آپ کے بارے کو علاوہ جملہ  
 اراکین ہندوہ کی متقی نگاہ میں اور اپنی کچھ تحقیقات منسوخ اور کالعدم ثابت بھی ہو  
 اور اپنی پچھلی غلط فہمی پر افسوس کے مدیا بھی بہا دیے۔ مگر جو آپ کی پابٹی آپ کی باران جلسہ۔ آپ کے  
 ہینیا نو تکا پروہو بلکہ سلف صالحین کی پیروی میں نجات و فلاح مندرجہ ہے وہ کیونکر جان بوجہ کہ  
 سمجھ جاتے یا یہ خیال مبارک ہو کہ آپ کی پابٹی کی کارروائی کا فائدہ سلف صالح پر بھی ضرور  
 اور عالم برزخ میں بھی آپ کو سرکار شائع ہیں۔ اور اہم پر علمدار جاری ہے۔ آپ کا جبروتی و قہرانی  
 حکم ہو پختہ ہی اور اپنی پاک ارواح کو بھی تبدیل مذہب کو سوا کوئی سفر نکلا۔ اچھا فرض محال یہ بھی تسلیم  
 کر لیں کہ یہ تکلیف تہو کی لیکن آپ کی بات تو سنی ہے۔ یہاں ثبوت بھی عنایت ہو جائے اور کیا  
 نہیں صرف جناب **شاہ عبدالعزیز** اور حضرت **شیخ محمد** و صاحب

کہ جن کے ساتھ نام زد وہ وغیرہ بہت کچھ عقیدہ قندی اور خاص تعلق ظاہر کرتے ہیں بلکہ مخالفین  
 ندوہ یہ قیمت دہری جاتی ہے کہ وہ ان حضرات کو کفر ہیں) ہی کے مجموعہ کا ثبوت دیکھو۔  
**مرزا صاحب** اکثر علماء کلام نے آپ کا چھاپا پاک نہیں جتنا  
 اور ان کی تو یہ بھی کہ جن صاحبوں نے شیعہ و غیر شیعہ و غیر مسلم و غیر  
 ہندو و غیرہم فرق ضالہ کے تقاضے بلکہ فضلیں بلکہ تکفیر من فتاویٰ اور مسائل شائع  
 کیے تھے۔ اور اب ان کو اپنی پچھلی خفیات سے بے غور آپ کے خلاف ہو۔ اولیٰ کے اسرار  
 گرامی بھی زبیر رقم فرما دیتے۔ بڑا اس مباحی کا کہ اس کے سامنے سچ اور جھوٹ فتنہ



اختلاف کو ٹوٹتا ہر تب دوست نام صحابہ کرام کو اور خفیہ سمجھتا ہے ہر راجی و قلعہ پر  
 کہ آپ جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے مفاہضہ شریف کا مطلب خوب ہی  
 سمجھا ہے۔ ورنہ ایسی بات کی نہ ہوتی۔ کہنے والے کو بھی کھائے شیم بد اندیش کہ یہ کندہ یا  
 عیب نمایاں سرش میں نظر نہ لکھا تھا اور نہ دیکھا نہیں سمجھا نہیں اور اوپر طرف یہ کہ بوجہ بڑھکاپا  
 نیائی جاہلین پس ہر اذکار اہل علم و سواد علم و کلام۔

**چہرہ** میں کتا ہوں بریلوی مولوی یا دہلوی مولوی ہرگز اپنا اسلام تحقیقی ثابت  
 نہیں کر سکتے تھے۔ **آیت** جی مان درست اور نہایت درست۔ اور کہیں کہیں  
 کہ نادست وہ نہیں کافر نہیں نیام پر کے وزیر وہ نہیں کسی اخبار کے نامہ نگار یا ایڈیٹر وہ  
 نہیں کہیں کہیں کہیں وہ نہیں انگریزی خوان وہ نہیں مسریم کے عامل وہ نہیں سرسید کے  
 کالج کے تعلیم یافتہ یا نوکر وہ نہیں سرسید کے فضلہ خوار وہ نہیں نہایت کفار کے ساتھ اپنے  
 تھانی و خط میں انگریزی الفاظ و نہ استعمال کریں۔ اسپرٹ کی طفت کے قابل وہ نہیں حکومت کر  
 ساتھ اپنا مذہب بدلنے والے نہیں۔ ہر کر کے کرنے والے وہ نہیں جامع مسجد بریلی  
 بھاگنے والے وہ نہیں پیغمبر شافعیہ مالکیہ جہلیہ کے باہم قہر و سلام کا فرق کرنے والے  
 وہ نہیں چھ بھلا وہ حضرات کیونکر ثابت کر سکتے ہیں ہر راجی معلوم ہوتا ہے کہ ملازمان کا  
 کوڑے لکھن کی ملازمت نصیب ہوتی اپنے ہی جیسے لوگوں میں اونٹے بیٹھے ہو۔  
 مہدیاق چوآن کر سیکہ در سنگی نہاں ست و زمین و آسمان اوہان ست۔ انہیک  
 بہت سر پر سوار ہے۔ علما البنت کو بھی اپنی طبع جال لشور فرمانا انکی رائے میں نامناسب  
 مقصد نہیں **صاحب** ان حضرات کا تجران حضرات کا کمال علی علیہ  
**صدر** و ناظم صاحبان کو قسم دلا کر یہ چھ لڑائی نکھیں کلین مرزا صاحب آپ جیسے حضرات  
 ملت اسلامیہ کی حقیقت میں کوئی شبہہ ہو نہ چندان شعبہ الیگزینڈر  
 مگر فی حقیقت اس کے دلائل حقیقیہ و براہین الزامیہ خواہ قرآن مجید و احادیث شریفہ و تواتر

حق کیا جائے اور کبھی اس کے خلاف کوہ مذہب اہلسنت کی پریشان  
 نہیں کہ کبھی فتوے پر ہر کرین اور کبھی منکر ہو جائیں مذہب اہلسنت کی  
 پریشان نہیں کہ دنیاوی عروج چند روزہ حکومت کو گھنڈ پرانے لکھے پر پانے پھر دین۔  
 ہر آدمی بازاری لوگ آزاد نش حضرات اقلید مرشد کے چیلے چائے اس طلاق  
 حضرت آپ کو ضرور داد دینگے۔ آفرین کرینگے۔ لیکن نفس لامری کیفیت ہی ہے  
 مذہب اہلسنت کیساتھ مستحق کرنا یا نہیں جکا پیچھے رو سیاہی  
 جو عقائد مسائل اہلسنت کو مرغی کی ایک ٹانگ کھنا اسپر قہقہہ اور انا کمال گرا ہی ہے۔

حجۃ اول کے اعتراض یہ ہیں کہ اس جلد میں شیعہ نوحی غیرت شد وغیرہ  
 جسم ہوئے ہیں چونکہ ان کے مسلمان ہونے میں شک ہو سلیب ہم ندوہ میں شریک  
 ہوتا پسند نہیں کرتے ہیں حضرات سر ریافت کیا جائے کہ آپ کے مسلمان ہونے کی  
 کیا دلیل ہے البتہ قرآن مجید جو بات آپ کو معلوم ہو ادسیکے وجود ہے  
 انکار کر دینا کمال جہالت کی دلیل ہو اہلسنت کی جو اور کوسلاہم نکال انقلاب پراؤن فرماؤاؤاؤاؤاؤ  
 اہلسنت کے دلائل قطعیہ سے مالا مال ہیں اور نیز عقائد و مسائل اجماعی کی حمایت پر دلائل قطعیہ  
 دینے کا کافی طور پر شاہد ہیں۔ اور عام طور پر اسکا رجب کے بیان کی حاجت نہیں ہی  
 اہلسنت اور اہلحدیث کے درمیان جنگ و جدوجہد اسلام یا علی گڑھی کی ہے  
 اسلام کے ثبوت میں نہ دلائل قطعیہ سے کچھ مدد ملنے کی سہولت امید ہو سکتی ہے نہ  
 نہ اہلحدیث اپنے دعوے کے اثبات میں اونکو سیرا سکتی ہیں کہ ندوہ اسلام کا دار  
 ہے کہ کوئی پر رکھ کر شیعہ۔ و خیر یہ۔ وغیرہ مقلدین بلکہ سیکڑوں فرقوں کو گو وہ کچھ  
 سیرا کوئی مذہب کیوں نہ رکھیں حتیٰ پر ٹھٹھرا تا ہے سب سے حد کو راضی ہو کر اہلسنت پر  
 پڑا ہے۔ حالانکہ کون ذیقفل نہیں جانتا کہ ان فرق میں وہ بھی ہیں جنکو ضرورت دیکر  
 اہلسنت۔ ان ہی میں ایسے ہیں جو دیگر عقائد قطعیہ کے منکر ہیں اور نیز ندوہ شیعہ سنی کے

پڑ جائیے مرزا جی یہ تماشا جو اس وقت پیش نظر ہے جبکہ نظارہ آپکو سزا یا حیرت  
 بنائے ہوئے ہے شجب اور خیر تعجب کہ آپکی محبت آپکو وسعت خیال نے آپکو زیادہ مدد  
 ندی و دریا آپ سے کہیں بڑھ کر ایک اور تماشا بھی دیکھ سکتے تھے بلکہ اگر سچ پوچھے تو میرزا  
 خواہ سیکنا ایک نمونہ ہے اب ذرا نگاہ ہر کے الوداعہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ خدا کا کچھ اثر کار  
 ایک ہی میں گیا۔ پشتر کو نکال یاہر کیا۔ مگر بات یہ ہو کہ آپکی نظر اول تو دمانکت ہو پختے  
 ہی کیوں گئی تھی اور پھر کچھ کے بعد آپکی حق نگاہ میں وہ کیا وقعت پیدا کر سکتی تھی لیکن یہ  
 حقیقی شافعی۔ مانگی جہنمی۔ کی خدا کو کچھ لاج رکھتی تھی کہ خود ارالین ہر وہ  
 کی تصریح تسلیم اسباب پر وہ ہے کہ جو ان چاروں سے الگ ہو وہ گمراہ ہو کتاب  
 فتح المبین جامع المشوا ہر وغیرہ بنیروی لطف صاحب  
 بیچ ایسکورت حیدر آباد صدر رتدہ مولوی محمد علی صاحب ناظم مدرہ  
 مولوی عبدالحق عثمانی صاحب رکن چشم مدرہ و دیگر لکین کی ہوا میر شہین۔ ادین  
 نہایت وضاحت کر سنا اس مسئلہ کو طرک دیاسے کہ پشتر ان چاروں سے خلیج ہے وہ گمراہ ہو  
 پس اسی حالت میں جناب مرزا صاحب اظہار حیرت اور بڑھ پشتر چھوٹا مندر ہڈی با بین نا کال  
 چمکی دلیل ہے۔

حیرت کیا رہا اور چاہتا ہے کہ ہم دونوں تینوں فرقی باہم ایسا سمجھتا کر لین  
 کہ دولت تہا و عثمانی پر ہے۔ مدرہ کی یہ تجویز حضرت بریلوی بابا یونی کو کیوں بڑی معلوم ہوئی  
 اور کیا سبب ہے کہ وہ اتفاق سلمان میں نہیں ہوئے تھے انہم پہلے آپ  
 مرزا جی کو کہا نکات سمجھائیں متنازع تو یہی ہے کہ مدرہ کی جدید تخیلات و پھول اسلام کہ  
 روی کر دیا۔ مدرہ کے ہلام میں وہ شخص بھی پکا سلمان ہے جو جنت۔ دار۔ حور و غلمان  
 جن و ملائکہ معزات انبیاء کا منکر ہو۔ وہ بھی سلمان ہے جو خدایہ جواز کذب کی ہمت دہرے  
 وہ بھی سلمان ہے جو انبیاء کرام پر تبلیغ احکام الہیہ میں تہمت شیعہ کی ہمت دہرے۔ مدرہ

سلفاً و خلفاً منقول ہیں۔ اور ایسے نہیں جس کو کوئی تہمت نہ کر سکے۔ البتہ اگر فہم عالی کے  
 وائیک رسائی ناممکن ہے تو اپنے یہاں عہدہ راجی صاحب تھانی وغیرہ کے رسائل  
 اور وہ خطا نہ لاسلام وغیرہ ہی دیکھ کر سمجھ لیجئے کہ ان رسائل کو دیکھ کر بھی ہر سنی عہد  
 اپنے اسلام کی حقیقت اور دیگر کلمہ گویان منکرین ضروریات دین کا کفر اور دیگر عقائد طہنت کے  
 منکرین کی غلطائے ثابت کر سکتا ہے۔

**حیرت** کیا تماشائی کی بات ہے کہ خدا کا گھر اڑا کر حق شناسی۔ مالکی۔ حنبلی۔ میں اچ  
**مرزا جی** اپنی بھڑک دلائیے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا کا گھر آپ کے  
 ڈوا دینے کا ہنر آج کے کمال اور پھاڑے اور سکھر گز تباہ و سمار نہیں کر سکتے۔  
 جس مضبوط عمارت کی مستحکم بنیاد آیات قرآنہ۔ و احادیث مصطفویہ اقوال صحابہ کرام و ارشادات  
 اہلبیت عظام ہو جس دھنکار کے سمار ہزارہ و ہزار نہیں۔ بلکہ بیشمار قطاب و ابدال جو  
 جو عمارت اس غیبی۔ اس شہکام۔ اس مضبوطی کے ساتھ تیار کی گئی ہو۔ آپ لاکھ تہجدیں  
 کریں۔ اور باب ندوہ اپنی جائیں لڑاویں۔ گناہی مراد حاصل نہوگی۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ ہرگز  
 نہوگا۔ **مرزا جی** کیا انکجا یہ خیال ہے کہ اس عظیم الشان بلند مکان عمارت کا کوئی  
 محافظ نہ لے۔ کوئی اچھی پارک لگائے نہ پکڑے گا۔ یہ آپکی حق غام خیالی بوالہوسی نرا دیکھیں ہے۔

خوار و نحر و میدان اسکی حفاظت میں اپنے جان و مال سے دریغ نہ کریں گے۔ یہی نہیں  
 کہ آپ کو پس پا کر دین فقط مانع و مزاحم ہوں۔ بلکہ آپ کو بڑے حالوں پہنچا دینگے اگر کچھ ہنر  
 ہو گئے تھے وہ بھی اب خوار و نحر و مستعد ہو بیٹھے۔ جو ناواقف تھے وہ بھی آپ کے ارادہ پر  
**مرزا جی** آپ کو اپنی ذات شریف کا اختیار ہے اس سبب کہ اور مقدس  
 عمارت کی صورت تم دیکھو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مین بیٹے۔ اپنے دیئے بجائی و اقص  
 و پھر یہ وہاں یہ کہ ساتھ گدین مارتے رہو مگر بوالہوسی سے دست بردار  
 ہوجانا نہایت ضرور ہے۔ ورنہ یاد رکھیے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لینے کے پیشے

حوالہ تون میں کچھ لوگ ہیں اپنا بیان بکھوایا کہ غیر مقلدین خارج از ہست اور گروہین بلکہ  
 مولوی ہامیل علی گڑھ جیسا کہ کاتو کیا مذکور خاص مولوی **آغا عیسیٰ دہلوی** کی نسبت  
 علی الاعلان اظہار دیا کہ اور ان کے بیانات میں جناب سرور رسالت علیہ الصلوٰۃ والتیمۃ کی گستاخانہ  
 موجود ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں گستاخی کرنے والا کا فرسہ ہے  
 پھر اگر نہ ہر بھی لکھایا کہ آپ کی سیاحت اوس نہ ہر فوری کو نامعلوم ہیں کہہ سکتے۔ اسی حضرت وہ  
 نہایت ہی ہمارے شگون ہوا کہ ساڑھے پاتے تھے اور وہ بھی ہنگے تانگے کے بندے  
 یا نہر کھانے ہی ایسا کرٹ حیدر آباد کے حج بہار ہو گئے مولوی **ہامیل**  
 بخدی کے حق میں بھی اچھا ہوا کہ درگزر ہوتے۔ منہ چھپا کے چھا چوڑا اسے چلتے تھے  
 ہوئے۔ ورنہ زندگی دو بھر ہو جاتی بقول شیعہ کہ زندگی زندہ دنی کا سب سے نامزدہ دہلی  
 خاک جیا کرتے ہیں جب تھوڑی آمدنی ہونے لگے معاش ہو سکتے ہوئے مولوی **لطیف اللہ**  
 صاحب کو یہ ضرورت تھا۔ پھر بھی کچھ لکھ لکھ کر ان کے ہاں آجائے کہ وہ یہ کہ خیر و خیر  
 اوس لکائی کا نتیجہ آجائے۔ ہر گز نہ ہو سکتا کہ تم دونوں کو دین سے سب سے خواہر  
 کے سب سے نہ ہو سکتا۔ ہے۔ ان اسی صاحب کے لئے کہ مولوی **محمد علی دہلوی** جو  
**دہلوی** کو آپ کے نزدیک باوجود ان کے اسلام بتانے میں ہیں اور پھر اگر بائبل میں  
 قاتل اور آپ کے باب مدوہ کا فرسہ بھی ہے۔ مگر یہ تو کہیے کہ ایک فاضل اجل ہی خواہ ایک  
 و قوم کی تحقیر لکھنے کی بلکہ تفصیل بلکہ تحقیر یہ زور لگانے کے بعد مولوی **لطیف اللہ**  
 کون ٹھہرے۔ بان۔ بان۔ خوب یاد آیا اسی ششما ہی کا ذکر ہے کہ حضرات **ہندو**  
 علی گڑھ کو بہت بد فرقہ بندی و **لامیہ** **آغا عیسیٰ** ایک بڑے مقدمہ میں نخیانی  
 اور **پاچہ** **سہا** **علی گڑھ** کو خدوئی و نا کامیابی حاصل ہوئی۔ اس نخیانی پر حیدر آباد  
 وکن سے مولوی **لطیف اللہ** صاحب نے بڑی ٹیکرام بنی دلی سرت کا اظہار  
 کیا۔ اور ہند علی گڑھ کو مبارکبادی۔ ہسکو نہیں جنوم کہ آپ کے صدر صاحب کے ذوال انفاق قابل

اور کچھ عقیدہ رکھنے والے گروہ مسلمان ہے۔ یہ حضرات مسلمان ہونے کے لیے  
 سب سختیات سہل صابحین جلد ضرور یا سب دین کا اقرار دے  
 سب غرضی تباہین تکرار ۵۰ ہندو ہوں گے ساتھ محبت و مہربانی کے ساتھ  
 سب تکریمات ائمہ دین کی اس پر مشروط ہے کہ ہندو عین دھرم و تقویٰ کے ساتھ ہوں۔  
 یہ مولوی کے نزدیک عقائد و مسائل اہل بیت کی سختیت کا اہتمام ثابت ہے۔ اور انکی دلی تمنا  
 کہ حق تعالیٰ سب سنی مسلمانوں میں اتفاق محکم کرے۔ سب کو سب اپنی مجموعی قوت سے اپنے گھر کے  
 بھیدی اور باہر کے چور کا قرار واقعی تدارک فرمائیں ہندو عین و کافروں کے خلاف اپنی مجموعی قوت  
 سے دیکھ لیا اتفاق یہ حضرات ضرور چاہتے ہیں کہ سب مذہب حق ہیں سب راہداری پر ہیں  
 خدا تعالیٰ غرض سب سنی سنی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

حیرت ایک زہریلے مقدمہ کی کیفیت سن کر جو ابھی علی گڑھ میں ہوا تھا جسکو دوسرے خدا کی  
 مقدمہ بھی کہتے ہیں لاکھی جلی عدالتا عدالتی ہوئی۔ مولوی لطف اللہ صاحب جکوز مرہو دیا گیا  
 کو آپ بڑے صدر مارڈھانے کے بعد ہی کیے۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک قاضی اجل بھی قتل  
 قوم و ملک ملی سہل صاحب فرس گھر سے جان دیدی ان پراسیٹ مرزا صاحب  
 سامعین بہت مشتاق ہیں اس مقدمہ کے حالات کی تفصیل کے ساتھ بیان کیجے اصل  
 مطلب کو اور جاننا انکی آزادی۔ انکی مرزائی کے سرسرخلات ہر یون صاف صاف کہتے  
 ہوئے کیوں شرماتے ہو مولوی لطف اللہ صاحب نے مولوی اسماعیل  
 صاحب دہلی علی گڑھ کی تفصیل و تکفیر کا فتویٰ ہی لکھوایا۔ اور انکی تکفیر و تضلیل میں شائع  
 فرمائی۔ انکی پیچھے نماز اور دست ٹھہرائی عید گاہ علیحدہ بنائی۔ مولوی اسماعیل صاحب کو  
 قوم دشمن سلام ٹھہرا کر اسکی حقیر و ذلیل کرانی۔ ان کے رد میں اپنے خاص شاگردوں کے  
 نام سے فتاوے میں بتدین بڑا بین رسالے لکھے عوام اہل سلام علی گڑھ کو ہدایت کی کہ مولوی  
 اسماعیل دہلی بن ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ان کے دام فریب و نفع ضلالت کے کوسوں دور



خیانت لفرائی۔ مگر ہم کبھی بچگی اور سچائی کے جب ہی قابل ہونگے اور مولوی لطف اللہ صاحب صدر مذہب وہ اور مولوی محمد علی صاحب ناظم مذہب وہ مولوی تھانی صاحب مولوی محمد عادل صاحب مولوی محمد حسن صاحب مولوی محمد علی صاحب مولوی وحی احمد صاحب۔ اراکین کی جانب سے صاف صاف لفظوں میں بغیر ہر سچا پکے چھپو اور تبجے کہ ہم آج تک جو غیر مسلمین کو خارج از ملت سمجھتے تھے اور نکار دیکھتے تھے۔ انکو بد مذہب کہتے تھے۔ رد افض و نیابہ کو کافر کہتے تھے۔ وہ ہماری غلطی تھی وہ عقائد و مسائل جن میں ہمارے اور وافض و نیابہ کا اختلاف ہو وہ قطعی و اصول نہ تھے بلکہ غیر قطعی ظنی و فروع تھے۔ انکا برا کھنا برا لکھنا۔ برا سمجھنا۔ گمراہ و کافر ٹھہرانا گمراہی ہے فتح المبین و جامع الشواہد وغیرہ پر جو ہمارے مواہیر شریعت میں انکو دلپس پیتے ہیں شیعہ کے ساتھ عدم عوارض مناکحت کا جو ہنرے فتوے دیا تھا وہ غلط ہے۔ وہ تو ہمارے دینی بھائی ہیں انکو اپنی جہلی مہیشیاں دیدینے میں جفا نہیں بس تو وقتیکہ مضمون کو آپ انکی جناب سے شائع نہ کرادیں ہم کبھی وکالت کو وکالت نامہ نہیں تصور کر سکتے۔ اور آپ ہمارے سامنے سرا وٹھا کر مات کرنے کے محاذ نہیں

**حیرت** مذہب کا فاش کرنا بہت دلہندہ ہی نہیں بلکہ خوفناک و مہین میں متفق ہے۔ نہ اموات نہ حیات میں۔ **پہلی مرتبہ** - مذہب کا فاش تو عام اسنت پر بخوبی ظاہر ہو چکا ہے اب اس لا یعنی تحریر کا مقصد البتہ سمجھ میں نہیں آتا۔ بھلے انسان خدا خدا کر و سہ قدر جلد کھڑکرتے ہو۔ انسان کو اپنے کہے کا پاس بات کا لحاظ کچھ تو چاہیے۔ خود کہہ چکے کہ ارباب مذہب نے اپنی جھٹی حقیقات پر دست برداری داخل کر دی۔ گزشتہ زمانہ میں دیگر فرق کے رو میں جب قدر کشا میں کھین انکی تفصیل و تکفیر کی۔ وہ انکی غلط۔ غلط تھی۔ اب وہ اپنی اوس غلطی پر متنبہ ہو کر پشیمان ہوتے۔ اور سبکو اپنا مذہب بھائی سمجھنے لگے۔ اب ذرا ارشاد کیجیے کہ یہ تبدیل مذہب نہیں قواعد کیا ہے جن امور کو ال سمجھتے تھے انکو فروع جلنے پر بھی کیلئے بل مذہب نہ ہوتی مرزا جی کا تک **حیرت** مسلمین کی گمراہی پر فتوے

محبت ہونا یا خاص طور پر آپ کو سکھایا پر لایا ہو آپ کا شیخ بھوکھد یا ہے وقت قابل وثوق و  
اعتماد ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کا فیصلہ خود صحابہ کر دیں اور اس کو شائع فرمائیں۔

**پہلے** جو علم ایک دوسرے کو کافر بتاتے تھے اور پھر ان کے ایک دوسرے

کے رد میں کتابیں لکھی تھیں انہی غلطیوں سے آگاہ ہونے کے مذہب میں شریک ہو گئے اور

دیرینہ مخالفت سے پشیمان ہو کر ان کے اخوت اسلامی میں گرما کر ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے

اور فروعی اختلافات کو درمیان سے اٹھادینے پر آمادہ ہو گئے۔ **پہلی بات**

مشائش برآفرین۔ ایک کاراز تو آید و مردان چسپین کنند۔ مرزا جی ہم نہایت وثوق کے

ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ملازمان سامی سے بچے مذہبی ہیں۔ اور مذہب کی کنہ کو پہنچ کر بال کی کھا

نکالنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ مذہب کی ماہیت اور حقیقت کو آپ خوب ہی سمجھتے۔ اور سچ تو یہ ہے

کہ آپ نے سارا تفسیر و لفظ و معنی طر کر دیا۔ اگر ان ہی دو لفظ پر مذہب بھی ثابت قدم رہے تو زیادہ

یکھیر نہ بھیلے۔ سارا اور عجیب اور وقت تو یہی ہے کہ مذہب بھی یہی کہتا ہو۔ مگر جہاں دیکھا کہ پر

وہول میں کچھ کھنڈت پڑتی ہے۔ چٹ کر گئے کہ نہیں نہیں۔ ہم تو وہی حنفی سنی ہیں مصلحت

وقت کے لحاظ سے ہنر لیتے کے طور پر ایسا کہا لکھا ہے جناب مرزا صاحب حضرت

**بریلوی** اور حضرت **بدایونی** کی عزیزات کا حاصل ہی ہے کہ اگر باب

مذہب نے ان سے پچھلے مذہب سے رجوع فرما کر نیا مذہب اختراع کیا۔ عقاید سے لیکر کلیات تک

مخالفت نہایت پرستے ہوئے ہیں۔ اور اسی بنا پر مفاہد مذہب کے رد و ابطال

میں ارکان دار باب مذہب کے اقوال سابقہ اگر اگامیش کیے گئے لیکن قبول شخص کے چور

کے **باون** تھے۔ ذرا دباؤ پڑا۔ جہاں دیکھا کہ عوام ہاتھ سے بندھے۔ پچھلے

کہ ہم تو وہی سنی حنفی ہیں جو پچھلے تھے۔ نہ ہم نجری ہیں۔ نہ شیعی۔ نہ وہابی۔ ہم ہرگز اپنا

مذہب نہیں ہوا ہے کب کہا شیعہ۔ و آہ یہ دیکھ کر وہ کہ موقوف کر دیا جائے لیکن

موترا و ذریشل پھر در آوند دل بست۔ اپنے ہاتھ پر سچی کیفیت اصل واقعہ کے اظہار میں



بلکہ یہ خدا و رسول کی امانت اور بڑی گمراہی ہے کسی کو گمراہ و مبتدع کھنار دانا نہیں۔  
 شیعہ ہندوستان کہ جو قرآن مجید و فرقان حمید میں فیض و تبدل کے قائل ہیں۔ پتیارہ کلام کو  
 تفسیر کی بہت دہریں غیر نبی کو نبی سے افضل بتاتین حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر سب و تبرک کر کے  
 صدیقہ کبر کے رضی اللہ عنہما کی شان رفیع میں ناشایستہ کلمات کہیں۔ دو کتا یہ  
 اختلاف تو قرعی ٹھہرے۔ اذ کو مسلمان اور مذہبی بھائی کہا جائے یہ کچھ بھی باوجود انکار  
 متعدد ضروریات دین کے مسلمان بھائی مانے جائیں یہ اسلام ہیا گمراہ ہو گیا کہ حضرات اہل سنت  
 مجرد شناعات ندوہ کی مخالفت پر مخالف سلام ٹھہرا دیا مسکن بن ضروریات دین و منکر بن دیگر  
 عقائد قطعیہ طہارت کی تکفیر و تضلیل میں تو کلمہ گوئی آڑ کو اگئی۔ مگر ندوہ کی مقابلہ میں کلمہ گوئی کی بھی کچھ  
 قید نہ رہی۔ اوسکو بھی للکار دیا۔ ہر راجی جمہوری یہ ہے کہ حکومت و دوسروں کے ہاتھ میں ہے  
 در نہ آکھو اپنی اس سپکری کا کمانہ فی صلہ بلجائنا لیکن یہ بھی سمجھ لو۔ اور یاد رکھو کہ یہ مطلق العنانی تا بڑے  
 کئے وائے نے کیا خوب کہا ہے۔ لو کنا اذ اتنا کر کنا لکان الموت راحۃ کل حی و لو کنا  
اذا اتنا بئنا منل جددنا عن کل شیء۔ یہ خود مختاری یہ شاہی آزادی جلد اور بہت جلد فنا ہو جائے گی  
 ہے کل بروز قیامت با و شاہ جلیل و حسیار کے حضور میں ہم ہیں اور تپا گر بیان۔  
حسرت خوب سمجھ لو کہ ہم سب ایک ناو میں سوار ہیں جب یہ ڈوبے تو غیر مقلد بھی جھکا۔ نہ قلم  
 نہ دانا۔ نہ بدعتی نہ شیعہ۔ نہ مختل۔ نہ ہجری ایک بھی نہ جھکا۔ انج پدا سیت مرزا جی آپ  
 نس کو سمجھاتے ہیں اور کیا سمجھاتے ہیں ہم طہارت کو تار امر بان بنی جانم فدا ایش باد۔  
 سب کچھ سمجھا چکا۔ آپ کے سمجھانے کا محتاج نہیں۔ کھائے ہو کھوئی سمجھا دیا گیا۔ اور ہم یعنی طہار  
 سمجھ گئے خدا کو بے گم ہم بھوکہ بھی اوس لٹھی پھوٹی ماویں قدم دہریں جس پر حل سید و پچ  
لیان شیعہ یہ تحریر و پایہ وغیرہ سوار ہیں۔ ہم نہایت وثوق کے ساتھ  
 کہتے ہیں اور یہی بار الیائے کہ ہم ہی وہ ہیں جہاں سفینہ کجاست جو۔ ہم ہی وہ ہیں خلی کشتی  
 کے ہمارے اصحاب و ہمیت رسول اللہ ہیں ہم ہی وہ ہیں جو ماسل مراد کے نیک نشان پر جا رہے ہیں

دیکھ جاتے تھے **روافض و تحریہ** کے کفر پر اصرار تھا۔ آج غیر مقلدین داخل  
 آہستہ آہستہ نہ جہی بھائی ہیں۔ روافض کا اختلاف عقائد اسی بات کہا جاتا ہے روافض  
 سنت کے تحتانی عقائد غیر قطعی ٹھہراتے جاتے ہیں یہ سلام کا مدار صرف کلمہ گوئی پر  
 عاید ہے۔ کل تک سوا ایک فرقہ سنت و عملہ فرق ماری تھے۔ آج سب حق پر سب راہ  
 راست پر ہیں۔ خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ کل تک حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا  
 باہمی اختلاف یہ رحمت تھا۔ آج ادن کے باہم ایسا اختلاف ظاہر کیا جاتا ہے۔ جبکی سنہا پر  
 ادن کے باہم سلامی شرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ کل تک ہندوین کا رد و طرد ضروری تھا۔ وہاں  
 کے اچراج، عین المساجد کا فتوے لکھا گیا تھا۔ کل تک خباب شاہ عجمی القدر ترم صاحب  
 حضرت شیخ محمد و صاحب کی تحقیقات قابل استناد نہیں آج عملہ فرق کلمہ گویان کے  
 ساتھ محبت و داد و بدری۔ بلکہ اگر محبت نہیں تو ایمان ندارد سب طاہرین جہت نماز و  
 بیجا۔ کل فرق کے پیچھے نماز پوسنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہتے تھے کہ شرم نہیں  
 آتی کہ مذہب کا مشاہیر کلمہ جہی ہیں

**حیرت** بدست میں وہ جو مذہب کو دو دینے میں بھلو تھی کر سکتے ہیں۔ اور مذہب  
 سلام میں وہ جو اس سے مخالفت کرنے پر آمادہ ہیں **ہدایت** مرآجی آپکا  
 سلام کیا ہے ایک طلحہ **حیرت** جبکہ اسرار ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آ سکتے۔  
 آپ کے سلام کی ضمنی حقیقت و مستحیدہ اسب پر مطلع ہونے کی غرض سے **مذہب** کی تحقیقات  
 یہاں یہ تحقیقات نظر ڈالیں اگر ایک مضمون اخذ کیا جاتا ہے تو مختصر ہی دیر میں **مذہب** کی  
 اور یہ تحقیقات میں بھی تحقیق کو کا عدم کر دیتی ہے۔ اور پھر تیسرے طبقے میں یہ بھی گناہ و حمد و  
 اور پوسنے مرتبہ میں وہ بھی ہے بلکہ انتہا۔ غرض کہ یہی گورک و ہندو کا نام سلام مذہب ہے جو بس  
**مرآجی** یا تو آپ کے سلام کا یہ حال ہے کہ کوئی کچھ عقیدہ کیوں نہ سکے۔ کوئی مذہب ہالا  
 کیوں خبر۔ مگر کلمہ کا اقرار ہی ہو۔ اور یہی تکفیر و تکفیر تفسیل بلکہ تکفیر و آہستہ بھی ناجائز

ہم سے نیسا یا کون سی ہو جو تدر وہ کو رخنہ انداز اسلام نہ کیا۔  
**تدر وہ** کے مخالف خدا و رسول ہو نہیں کون چون دچرا کر سکتا ہے  
 خدا کا سچا رسول فرماوے کہ فرق کلمہ گویاں اسلام میں مرث ایک ناجی باقی ناری  
**تدر وہ** ہے کہ سب فرقوں سے خدا راضی سب حق پر سب راہ راست پر ہیں۔ خدا کا  
 رسول فرمائے کہ سوا و عظم کا اتباع ضرور **تدر وہ** کچھ کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر تکلف ہو ہر شخص کو  
 خدا اسکی سمجھ پر ثواب دیگا۔ خدا و رسول فرمائیں اسلام کے لیے ہمارے سب  
 ارشاد و ن کی تسلیم ضرور **تدر وہ** سلامتی اصول اسلامی ضروریات کات جمانہ کر  
 صرف کلمہ گوئی پر بنا رکھی خدا کا رسول فرما جو میرے اصحاب میں بعض رتھے دم  
 میرا دشمن **تدر وہ** کہے اصحاب کرام کے دشمنوں سے محبت رکھنا فرض ہے۔ خدا کا سچا  
 رسول فرمائے جو مبتدعین کا رد کرے اور ہر خدا کی لعنت **تدر وہ** مبتدعین کی  
 لعنت مانع کرے خود کشی ٹھہرائے۔ خدا اور اسکا رسول امر بالمعروف نہی  
 عن المنکر کا حکم دین **تدر وہ** کہے ہر شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دو وہ جانے اور اسکا  
 خدا وغیرہ ملک من الشناعات۔ اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ اور کیا رخنہ اندازی  
 اسلام اور خدا و رسول کی مخالفت ہوگی۔

**حیرت** تدر وہ کی یہ کوشش کہ گذشتہ اسلامی تصانیف کا پتہ لگایا جائے کہ قدر  
 قابل قدر ہے اگر اس سے مخالفت کی جائے تو سمجھو کہ وہ شخص کیسا دشمن اسلام اور بھل  
 مرکب میں داخل ہے تاریخ **پداپیست** مرزا جی ہکو نہایت فہوس ہو کہ اپنے پیارہ  
 پوتے صاحب کار و پیر ہفت قیلہ و ترمہ کیا۔ ناحق بیٹھے بٹھائے آپ بھی بدنام ہوئے  
 اور آپس میں پیار سے ناواقف کو بھی مطلع کر کے نقصان مایہ و شہادت ہمایہ کا مصداق  
 بنا یا کیا آپ کو خبر نہیں کہ آپ کی پیاری کوششیں برباد و ضائع ہوتی جاتی ہے آپ کا مقصد  
 تو یہ ہو کہ بندہ کی عیب پوشی کریں مگر آپ کی سمجھ سے اڑا و لٹا واقع ہوتا ہے سچ سمجھ کر بولنے

ہم ہی وہ ہیں جس کے لئے قدرت نے قلعہ و نجات و دیگر بیشمار نعمتیں امانت رکھی ہیں۔ اور یہ بھی یقیناً سب سے بڑا شیعہ و پیغمبر و غیرہ ایسی کشتی ہلاکت پر سوار ہیں جس کے طاع انکھن پر ٹپی باند بھر گداب بلا و درہ فنا میں کشتی کو تے جاتے ہیں۔ اور اس کا بیچ بنگلہ میں تباہ و برباد ہونا مسلم ہے۔ اور وہ ایسی ڈوبیگی کہ او بھرے کی امید نہیں بہت کے قلوب میں جو مبتدعین و کفار کے ساتھ بغض و عداوت ہو وہ ان کے کمال ایمانی کی دلیل ہو وہ اپنے مہربان آقا شیخ مت سرا پا رحمت محمد عرونی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر فیض ہدایتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور انکو ہی حکم ہے۔ خدا کے جو ان کے دلوں میں مبتدع ہیں۔ کی محبت کا خیال خطرہ نہ کر بھی پیدا ہو باقی **فی الغرض فی اللہ** کہ کہینہ اور بڑائی بتا یہ تو ارباب ندوہ کا منصبی فرض ہے۔

**حجرت** نہ ایک فرقہ کا شخص دوسرے فرقے کو چشم حقارت ہو دیکھے لیکن ہدایت منکرین و فضیلت زکوت کو حضرت صدیق اکبر نے نہایت حقیر و امانت ہو دیکھا حواج کی حقیر و ذلیل میں حضرت خاتم النبیین کو شش اوٹھا نہ کی تعظیم کی حقیر میں کوئی کمی افزائی مارے کوڑ و کن کے کھال اور ادا دینا جو بڑا فرمایا۔ نتیجہ تعالیٰ کی حقیر کا تو پوچھنا ہی کیا ہے یہاں تک کہ آگ میں جلا دیا۔ اب دیگر سلف صالحین کا حال ملاحظہ ہو کہ البغض و الرود و الطرد و برابر رکھتے چلے آئے۔ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دشت منہج محمد و صاحب کی تحقیقات کو دیکھیے جو فرسے جو حقیر و تو ہیں۔ و ذلیل و امانت مبتدعین سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پھر ایسا کوئی چشم ہو جو آپ کے اس ابتداعی اختراع کے مقابلہ میں اقوال و افعال صحابہ کرام اہلبیت عظام و سلف صالحین امت محمدیہ کی تحقیقات کو چشم حقارت ہو دیکھے۔

**حجرت** اب سوال کیا جاتا ہے کیا ندوہ کا مقصد عالی باب مبارک مشارعہ افغانا سلا ہو یا ندوہ و خلاف خدا و رسول کریم ہے لیکن **پہلے** مرزا جی اس سوال کا جواب

**حیرت** اگر ہمارا فاضل بدایونی اور بریلوی مسلمانوں کے گذشتہ علوم اور تحقیقات سے دشمنی رکھتا ہے تو اس سے زیادہ اوسکی دینی عداوت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے  
**الخ** **پدر است** مرزا جی آپکی اس زیادہ گوئی اور ہرزہ سرائی کا یہی کافی جواب ہو کہ  
 لعنتہ اللہ علی الکاذبین۔

**حیرت** ہمارے بدایونی اور بریلوی صاحب کس اہلوت سے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں  
 کیونکہ صرف یہی دو صاحب ہیں جنہوں نے مذہب کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ الخ۔  
**پدر است** مرزا جی تحقیر اپنے ہلام کی قہر سچ سچ کھدو کہ کبھی سچ بولنے کا اتفاق ہوا  
 یا مدۃ العمر استبازی سے قلبی نفرت رہی غیر تحقیر سچے مگر یہ تو بتاؤ کہ جب یہی دو حضرات  
 مخالف پھر عام ہاتے وادیا کیون مجاہد بھی ہے جب وہ ہی آپکے مخالف ہیں پھر وہ دو  
 آپکا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں جنار و عین غضب کا رد کیا کیوں ہے۔ اس زور شور سے لعن  
 وطن کی بوجہ کار کیا باعث مولوی حقیقی صاحب مولوی احمد علی صاحب مولوی  
**سید** صاحب اور آپکو اپنا نامہ سال سیاہ کرنے کی کون ضرورت داعی ہوئی  
**حضرا جی** بیٹی میں آپ رہتو تو ضرور میں مگر یہ تو فرمائیے کہ آپکو وہاں کی کچھ خبر بھی ہو یا نہیں  
 بدایون۔ یا بریلی۔ ممبئی کے کسی محلہ کا نام ہے۔ یا الگ شہر ہیں اور حب اور ہیں۔ اور  
 ممبئی ان شہروں سے دور اور بہت دور اور پھر وہاں کے نامی علماء کو کوئی مخالفت شاید ہو  
 حاجت مولانا محمد عابد اللہ صاحب **پدر است** مدرسہ جامع ممبئی اور  
 مالاجنا بک محمد سہا عیل **چہری قاضی** شہر ممبئی وغیرہا مذہب کے مخالف ہیں یا  
 موافق اور حب مخالف تو اب یہی دور ہے باز اندہ ہوتے۔ اور اگر یہ علماء ممبئی جاہل ہیں تو کبھی  
 مرزا منشی کا مقصود یہی ہے کہ یہی دو لفظ چاہا کہ ممبئی میں شائع کرو و جناب مولانا بریلوی  
 مذہب احمد خان صاحب مدرسہ **پدر است** مدرسہ خطیبہ محمد آباد کجرات ذرا کہ  
 مدیر اللہ و ۵۵ امیت فریاد یا نہیں جناب مولانا مولوی سید شاہ ایلو سید

کیونکہ ہم کھابٹھے ہو آپ کے اسلام کی کجیہ تک پہنچکر اوسکی ماہیت دریافت کر لینا کسی  
سنی کا تو کام نہیں ہے اگر چہ سچی اسلامی نگاہ سے غور کرتے ہیں تب تو آپکا اسلام کو کلام  
ثابت چوتھے مرتزاجی کس بلا کی جہل مرکب میں گرفتار ہو کپٹنے کھلے ہوئے عیوب  
نقص اور قابل قدر جو سر شہر اگر داوطلب کیجاتی ہے یہ جو اپنے اپنی بہہ دانی اور قابلیت  
کے اظہار میں بوجہ علی ہیبتا کی ۲۴ تصانیف کا نقشہ دیا اور دیگر فلاسفہ کو یاد کیا۔ اگر عوام  
کا بلاغ نام کی مخلوقات کو قابل ہر جاہلین تو کچھ بعید نہیں درہ اوس سے ایسی کمال جہالت کا اور  
ثبوت ملے گا۔ ان تصانیف کو جو ملازمان سامی نے اسلامی تصانیف قرار  
ڈیا براہ غنایت انہو اس دعویٰ کو ثابت تو کر دیجیے یہ تو فرمایا ہے کہ اسلامی تصانیف کس کو کہتے  
ہیں اگر بہت کچھ تان کھیا جائے تو نہیں دو ایک ایسی بھی نکل آویں گے جسکو مخالفت اسلام یا  
اسلام سے بیگانہ نہ کہا جائے۔ باقی کیا انہی کی ضمیر قرآن ہے کیا حدیث کی  
کوئی کتاب ہو کیا عقائد ملت کا کسی میں بیان ہے کیا کسی میں مسائل فقہیہ  
بیان کیے گئے ہیں کیا کسی میں اسرار معرفت مذکور ہیں۔ کیا کسی میں مخالفین  
اسلام و مخالفین مذہب ملت کا رد و ردو کیا گیا ہے یہاں سب  
کتا بوں کو اسلامی تصانیف ٹھہرا کر انکے مخالف اشاعت کو کس طرح اپنے دشمن اسلام  
شہر اید مرتزاجی اس سے بہتر تو یہی تھا کہ مسلمانوں کی تصانیف کھدیتے۔ مگر ان شاید وہ  
آپ کو اسلام کے خلاف ہو حضرت سلامت ۵۰ آفراسن جو دوسم کی حد بھی نہ ظلم سہنامی  
عات ہی تھی اس جھوٹ اس افترا سازی۔ بھٹان پروازی کی کچھ اہتا بھی ہے۔ انکو اپنی  
ندوہ کی قسم اپنے نعدہ کے اسلام کی قسم حضرت پریلوی یا حضرت بدالوی  
کی کسی تحریر سے تفسیر نہ سہی کتا یہ تھا کہ کس طور پر بھی ثابت تو کر دیجیے کہ یہ حضرات دارالعلوم  
کے مانع ہیں یا مسلمانوں کی کھلی اسلامی تصنیفات شائع ہونا پسند نہیں کرتے بہر حال  
آپکی ان تحریر سے اگرچہ آپ اسلام کا تو کچھ نہ جلا۔ مگر آپکی جہالت و افترا پروازی بخوبی ظاہر ہوئی

دفع الوقتی کی توبہ بھی تو زیر شرعی کو روک دیتی ہے ورنہ سپہ سالار فرقہ واپیہ غیر مقلدین مولوی  
 نذیر حسین صاحب دہلوی مکہ معظمہ سے زندہ واپس نہ آتے اور پچیس شاہی سے  
 رہائی ملتی۔ مرزا بھی اپنی بلا دوسروں کے سر کیوں تھوپتے ہو۔ یہ ارباب مذہب ہی کا اختراع و اختراع  
 ذرا انصاف کرو تو ٹھوڑی غور میں آپ پر ثابت ہو جائیگا کہ مذہب نے یہ مطلب بھی صاف صاف لکھا  
 ہیں لکھدیا کہ مسلمانان ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ مگر اتفاقاً کا گناہ معاف نہیں ہوگا  
 یہ جبروتی حکام خدا رسول پر اقرار کرتے ہیں حضرت کو مبارک رہو۔ باقی جو مولانا صاحب کو  
 اعتراض ہیں ان کے جواب میں آپ تو کس گناہ میں ہیں۔ آپ کے حیدر دناظم۔ صاحبان ہونے  
 ملت غابریہ میں گرگٹ کی طرح بیسیوں رنگ بدلتے ہیں مگر جابرہ نہیں ہو سکتے مولانا صاحب  
 ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ جب نام صاحب وغیرہ کو یہ دعویٰ ہو کہ ہم توحید مذہبی نہ دہائی نہ  
 راضی۔ بلکہ وہی سنی حنفی ہیں جو پچھلے تھے۔ پس مطابق اوس تہن کے جرح آپس میں و  
 جامع اشواہد میں کیسی ہے غیر مقلدین کو داخل ملت سمجھنا اور اوں سے تہمت  
 لکھنا مخالفت و مخالفت کرنا کہوں نہ جاز ہو سکتی ہے۔ مرزا جی الزند و ہ اب بھی صاف  
 طور پر لکھدے کہ ہم سنی حنفی نہیں ہیں۔ ہم نے پچھلا مذہب چھوڑ کر تہذیب مذہب اختیار کر لیا ہو  
 ہم اوپر ہے الزامی تحت اوٹھا لینگے۔ اور نیز عوام ملت کو کوئی ضرر نہ پہونگا  
 وہ بھی سمجھ لینگے کہ یہ بھی مثل کائنات میں پھرہ کے ایک قسم کا مذہبی ہے  
 مرزا جی آپ دذا اپنی پریشان حالی پر غور کیجئے کہ اس وقت خود مقلدین کہ پچھلا مذہب  
 غلط تھا۔ اس سے تائب ہوتے اور اس سے پچھلے کھر چکے کہ مذہب کا منشا مرگن بت اولہ  
 مذہبی نہیں اور آگے چلکر پھر کھنے کو مسخ کہ ہم تو وہی سنی حنفی ہیں مرزا جی اگر مولانا  
 کا مذہبی خیال جتنا جیسا آپ فرماتے اور زبردستی دوسروں کو سمجھاتے ہیں۔ یہی گند مسخ  
 غلط کاریوں کے اقرا و ندامت اور توبہ کے بعد بھی ہنساں سخی معافی نہیں ہو سکتا تو اپنی  
 تخریب میں صلاح مفاسد کی درخواست نہ فرماتے۔ اور ہرگز نہ لکھ دیتے کہ اگر مقلدین



صاحب اوستاد ناظم ندوہ نے ندوہ کے مفاسد کا بطلان شائع کیا یا نہیں ہوگا  
 یہ سب نذیر محسن صاحب بریلیانی۔ مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب جیل  
 آبادی مولانا مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب مدرسہ اسی جناب قاضی مفتی محمد لطیف صاحب  
 صاحب کتب جناب مولانا مفتی قاضی محمد عبد اللہ صاحب قاضی رامپور وغیرہ نے بذریعہ  
 اپنی اپنی تحریرات کہ مفاسد ندوہ کا بطلان ثابت کیا یا نہیں۔ **فتاویٰ مستعین**  
 ملاحظہ ہو کہ کس قدر علما ندوہ کے مفاسد کا بطلان بیان کرتے ہیں اور اجماعی فتوادی اس  
 اختیار سے۔ انشاء اللہ اطراف و اکناف ہندوستان کے علما کی مواہیر سے جب مرتب ہوگا  
 اس وقت شاید دو کچھ بکریں کہیں۔

**چہرہ** اراکین ندوہ میں سے بعض علما ایسے ہیں جو اس طبقہ میں شامل ہونے سے  
 بیشتر تعلید وغیرہ تعلید کے جھگڑے میں کتابیں بکھریں گئے۔ اور وہ اپنے بچلے گزشتہ خیالات  
 پر پانی پھر کر کشادہ پیشانی اور خندہ پیشانی سے مدت کو زخافات اور شکار اپنے بھائیوں سے  
 ندوہ کی بدولت نکلے لے تو اوپر ہمارے فاضل دوست مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی  
 یوں اعتراض جاتے ہیں۔ یہ اس حقوق کے خلاف ہو جو خود اراکین ندوہ نے منع البین و  
 جامع الشوریہ وغیرہ میں فرمایا ہے۔ اور غیر قلدون کے خارج از اہانت ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔  
 مولانا موصوف کا یہ مطلب ہو کہ اگر ایک شخص اپنی گزشتہ غلط کار کو بخوار قرار کر کے اس سے  
 آئندہ کے لیے پشیمانی ظاہر کر کے تائب ہو تو وہ معافی کا مستحق نہیں ہے بلکہ مخصا۔ ہدیت  
 جو چل کر ب میں گرفتار ہو اس کا ذکر نہیں باقی کج بھی یا نامی سے جیسا تم سمجھتے ہو۔ یا اپنی جھڑ  
 زندی سے جو تم سمجھتے ہو وہ مطلب حضرت مولانا صاحب مروج کی تحریر سے گزشتہ نہیں۔  
 مولانا صاحب بدایونی نے ہرگز یہ فرمایا کہ باب توبہ مسدود ہو گیا۔ کیسی توبہ قبول  
 نہیں ہو سکتی اور ندوہ ایسا سمجھنے کے مجاز تھے **ان** اپنی گزشتہ غلط کاریوں کو  
 خاص توبہ اور سچی ندامت سے صرفہ دیا سکتا ہے بلکہ مذہب **اہانت** میں ظاہر ہے

مرزا جیصاحب اس زمانہ میں حکیم ابو سعید محمد عبدالمجید خان صاحب  
 کی پرفیض اور بابرکت ذات کو نہایت عقیدت تصور فرمائیے۔ بلکہ آپ کی منت کرنا مذکور کی طرح  
 نہیں معلوم ہوتے اس نوجوانی کے عالم میں اگر کسی مہلک صدمہ نے آپ کو دبا یا تو ساری مشین  
 ول کی دلیں بچا سکیں۔ مرزا صاحب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔ خدا را جلد اور بہت  
 جلد اصلاح و مانع کی طرف متوجہ ہو کر حکم صیاح و مرجع یکجہ ہو تو قوی امید ہے کہ وہ آسان  
 تدابیر سے آپ کے دماغ کی اصلاح فرمائیں گے۔ ورنہ پھر فلاں کی لوکھائیں گے بعد بھی کوئی فائدہ  
 مقرب نہ ہو گا۔ مولانا بدایونی کی تحریر مطبوعہ موجود ہے ارشاد تو یہ ہے کہ وہیں کسکو وارہ  
 سلام سے خارج کر دیئے۔ آپ کے صدر صاحب کو کافر ٹھہرایا یا ناظم صاحب کو مرتد بتلایا  
 البتہ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے مذہبی بھائی روضہ صاحب کو غیرونی ہن ٹونکر  
 ضروریات دین کی تکفیر اور دیگر عقائد و مسائل کا عید ضروریہ مذہب اہلسنت کو منکرین کی تشکیل میں  
 قاضی بدایونی متفرق نہیں ہر وقت میں ہم غیر جمہور مسلمین کا یہی عقیدہ رہا۔ اور ہے اگر  
 مذہب وہ اسکے خلاف پراٹھا ہو ہے تو مذہب اہلسنت ان مانجولیاں تھیں آلات کا پابند نہیں ہو سکتا  
 ہم خود ہیں فاضل سے سوال کرتے ہیں کہ تیرے مسلمان ہونے کی کیا  
 دلیل ہے۔ اور یہی کیا علامتیں ہیں جنہیں ہم سمجھیں کہ تو مسلمان ہے آخر ہدایت  
 قاضی بدایونی کے مسلمان ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ان کے رسائل مطبوعہ سے بخوبی متفق ہو  
 کہ وہ موافق تحقیق حقیق سلف صالحین اہلسنت و جماعت کو جمیع ماحول مجتہد فی الدین بالضروریہ پراٹھا  
 ایمان ہے منکرین ضروریات اسلام کو کافر اور دیگر عقائد و مسائل اجماعیہ اہلسنت کو منکر کو گمراہ و مجتہد  
 کہتے ہیں اور ان کے مسلمان اور کامل الایمان ہونے کی قوی حجت اور روشن دلیل یہ ہے کہ  
 حب فی اللہ اور بغض فی اللہ پراٹھا نکل ہو گمراہ و مبتدعین کے سامنے  
 بغض و عداوت اور اہلسنت کیساتھ پیادہ اور خلاص مودت و محبت کو ضروری سمجھتے ہیں نہ کہ مذہب  
 لیکن ضروریہ دین کی قید اور اگر ایمان۔ کا مدار صرف کلمہ گوئی پر رکھ کر جملہ

اگر اصلاح جملاعات و خیالات موجودہ کی تہذیب مذہب ملت کو اعلان دہشتہا کے ساتھ عالم صاحب  
مدیر اراکین کی جانب سے طبع فرمادیا دی گئی تو میں بھی مجسم والا حاضر می جلسہ کار اداہ کرونگا۔ اور  
خدمت کفش برداری علماء کرام ملت کو اپنا فرج جانونگا ہر صاحب  
کھتے ہیں کہ اگر اب بھی مذہبی غلط کاریوں کا اقرار کر کے آئندہ کے لیے اول سے نشانی  
ظاہر کر کے ثابت ہو تو فاضل بدالونی و فاضل ریوی و دیگر اکابر علماء  
اہلسنت مذہب کی شرکت مذہب کی تائید کو نہایت مستعدی کے ساتھ موجود ہیں

حیرت کتنی شرم کی بات ہو کہ ہم ایک عالم فاضل شخص کو اس کے گذشتہ تابعی کے  
خیالات پر نفیر کرنے بیٹھے جائیں لیکن ہدایت مرزاجی تم بھی کہتے نا سمجھ تھو  
کہ کوئی بات سمجھ کی نہیں کہتے۔ کوئی شخص عالم فاضل ہو کر اپنی بر عقلی ناہمی سے سود کی ڈگریاں  
اگرے تو کیا اسکو نفیر نہ کریں گے حضرت سلامت ایک نفیریں کیسی وہ تو ہزار نفیریں کا مستحق  
ہو۔ جاہل ایک دقت نبی ناہمی پر معذور بھی سمجھ لیا جائے مگر عالم فاضل ہو کر ستر امانتیں  
سے مرزاجی یہ تو جواب ترکی برتر کی تھا۔ اب دو باتیں اصل مطلب کی بھی سن لیجئے  
ہم آپ کے صدر صاحب و ناظم صاحب وغیرہا کے گذشتہ خیالات کچھ تحقیقات کو پیش  
پا نہیں کریں اور نادان تحقیقات کی بنا پر اول حضرات کو مستحق نفیریں سمجھیں ہم اہلسنت  
خیالات کو بیٹھک سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے ہی متناس ہے کہ ناہمی۔ یا کیسے آغوا ہے سر دست جو  
خیالات ہوا و نکو تہمیز اور خرافات پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے دقت بردار ہو کر سمجھ دیجئے  
خاصے سنی ہو جائیں مگر نفیریں ہے تو ان موجودہ خیالات پر گذشتہ تحقیقات پر لکھتے ہیں  
تم بار۔ بار نہایت زور کے ساتھ کہتے ہو کہ گذشتہ تحقیقات ہوا و نکو خرافات ہر قوی  
اول سے لکھو اگر چہ دیکھو۔

حیرت ایک عظیم الشان کردہ کھرا ہے کہ ہم اہلسنت ہیں مگر ہمارے بدالونی  
اور نکو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ دے رہے ہیں لیکن ہدایت

اذا گرفت کلمہ گوئی پر سلام کا مدار رکھنے کا **اعتراف** اصل - متقدمین کی تحقیقات کو اپنے  
 نفس بتانے کا **اعتراف** اصل - **خلاف** مقلدین کو حنفی شافعی جیسا  
 ٹھہرانے کا **اعتراف** اصل - حنفی شافعی - مالکی - حنبلی میں **عدم** شرکت اسلامی کا  
**اعتراف** اصل - **عدم** معصیت گناہ نا اتفاقی کا **اعتراف** اصل - **عدم**  
 قتال کے **عدم** ترک **اعتراف** اصل - حضرت جناب شیخ محمد دلفی ثانی  
 صاحب جناب شاہ عبدالحق نیر صاحب کی تحقیقات پر تدوہ کی مخالفت کا  
**اعتراف** اصل - شیعہ سنی کے اختلافی عقائد و مسائل کو غیر قطعی کہنے کا **اعتراف** اصل -  
 عقائد و مسائل اختلافیہ کے جواب پر سکوت کا **اعتراف** اصل - وغیرہ ان پر بہت  
**اعترافات** کا جواب دینا اذکو انگٹن چو جیسی قرار دیکر زمین دھماں کے  
 قلابے ملانا۔ اور پھر شہدائے مصرع لکھ دینا۔ این سب جو البش کہ جو البش نہ ہی -  
 یہ آپ کے مذہب کی کمال دیانت و قوت علیہ کی دلیل ہے۔

**حیرت** - دعوے تو کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں ہیں۔ اور حضرت رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے نائب بھی ہیں مگر حضور کی تعلیمات کو بالکل بھلا دیا ہے جس مسلمان سے  
 بات کرینگے۔ اوسے کھانسنے کو دینگے نہ ہدایت اگر تعلیمات مصطفویہ  
 علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی یاد دہانی نہ ہوتی تو ہرگز علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم  
 محبت و مرضی نہ بتاتے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دشمن اور ائمہ کرام اہل بیت علیہم السلام کی  
 عداوت سلام کی گستاخانہ کرنے والوں کو معظّم و مکرم نہ بتایا جاتا۔ ایمان سے ایک چھوڑ  
**اعظم البغض فی اللہ** سو کینت دست برداری نہ کی جاتی۔ اگرچہ ملا جلی صاحب  
 کی ذات ہم پر تو کس نہیں رکھ سکتے کہ اوپر ہم **اعظم البغض فی اللہ** کو سمجھانے کا اثر ہو۔ اپنی سب  
 دہری سے باز آئیں لیکن ہم اپنی معرّضہ ناظرین کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جناب  
**فاصل بدایونی** نے اپنے دلائل تحریر میں کس الحاح و تہذیب کے ساتھ

مہد فریق کلمہ گویان کو مسلمان اور اپنا بھائی سمجھیں خدا کو سب سوا صنفی بتائیں سب کو ماہ راست  
اور حق پر سمجھیں۔ ہر شخص کو اداسی سمجھ پر ثواب کا سبق پھہرائیں۔ کوئی کچھ عقیدہ کیوں نہ رکھے  
مگر اداسکو کافر کو کافر گراہ و بدعتی مٹا بھی خلافت سلام تباہا جائے۔ بلند عین کی محبت کو فرض کہنا جائے  
**چیمبر** عرض مہدی کے اٹل پوچھنی اعتراضات میں جھگڑے سے فرقت ہی کھدینا

کافی ہے۔ این بات جو ایش کہ جو ایش نہ ہی۔ رخ ہمارا **حیات** جب اٹل پوچھنی اعتراضات  
سے۔ پھر اپنے ناطق یہ در دوسری کیوں اٹھائی۔ اور اگر اس سے کچھ حاصل ہے تو جناب

**صدر صاحب** جناب ناظم صاحب کیون جان چراتے پھرنے میں ملک کی نگاہ میں قیام  
اذکی وقت آپ کو کم نہو۔ اذکی تجربات کا اثر بہ نسبت آپ کی تحریک کے شاید کچھ زیادہ ہی ہوتا۔ اگر پھر

بہد خاطر نہ تھی تو جامع مسجد پڑھائی سے کیوں بھر کی راہ لی۔ باوجود تاکید می تقاضو ہجے کے  
تقریر و میا بلہ سے کیوں فرار کیا **فصل پانچویں** جب ناظم صاحب پاس گئے تو کیوں

گشتگو کو دوسرے وقت پر محمول رکھا۔ اور حسب وعدہ کیوں نہ آئے۔ غیر گزشتہ ایک گزشتہ جناب  
کیا گیا ہے وہ موقع اب بھی حاصل ہے **صدر صاحب** کو ادھار ہے ناظم صاحب

گد گدا ہے۔ مردانہ وار سب اظہر کے لیے اٹھائیے باتفاق **قریبین** ایک یا بیس  
مقرر ہو **صدر** و ناظم دیگر اراکین و

ہ کے ملا ووزمہ کھانے کے لیے جناب **قریب**  
کا مکان موجود ہے وہ نہایت دریاوی اور سیر خوشی کے ساتھ اپنے مہافون کی مہانی اور آسائش

سے سکتا ہو جائینگے **علما** **الکلیت** ہی کو بلائے اللہ آئے کو مستعد ہیں  
اور سب عام جلسہ میں آپ کے صدر و ناظم وغیرہ مولانا کے اعتراضات کا اٹل پوچھنی ہونا ثابت کر دیں

**قریب صاحب** آپ جو خود فرما چکے ہیں بہر قمت ہیں وہ جو مذہب کو درد دینے میں بھلو تھی  
کر رہے ہیں اور دشمن سلام میں وہ جو اس سے مخالفت کرتے اور اس مبارک جلسہ کو

پریشان کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ پھر کیا جناب **صدر** صاحب و ناظم صاحب بھلو تھی  
گلامار کھینکے۔ اور اتباع کو پسند نہ کرینگے **مراجی ضروریات** و **دین** کی قید

**ت** حدیث میں آیا ہے اَکمل المؤمنین ایماناً احسنہم اخلاقاً قائم بالغایت مذکورہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی اس حدیث پر عمل کیا ہے یا نہیں اس بارے میں حدیث بجا اللہ ضرور عمل ہے اور جن خلق کی خوبیاں بھی آپ کے بیان کی محتاج نہیں مگر بات یہ کہ حسن خلق و مدارات اور چیز ہے اور وہاں و مدارات اور اس کے عامل ہیں

مدار است سوا انکو سخت نفرت ہو اور کامل خراز۔  
 عزراچی یہ کو نہایت ہنس ہو کہ آپ جامع بریلی میں اس وقت نہ ہوئے تھے  
 فاضل بدایونی آپ کو صاحب کرچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ اور صدر صاحب ہر بار باور نہایت الحاح سے کہا جاتا تھا کہ حضرت ذرا تشریف رکھیے آپ کی ملاقات کو واسطے فاضل بدایونی وہ چلے آتے ہیں۔ مگر منفی صاحب اور ان کے رفقا نہایت بدبختی کے ساتھ مٹھ کر جواب دیکر گھر کو چلے گئے۔ اگر اس وقت تشریف فرما ہوتے تو ان سے ضرور دریافت فرماتے کہ کیوں جی یہ بڑھ بکھر کیوں ڈبو دیا اس حدیث پر کیوں عمل نہیں کرتے۔

**ت** ہمارے نبی اکرم کا یہ خلق تھا کہ جب آپ کی نوزانی پیشانی خون میں لبت پت ہو رہی تھی کہنے جانی دشمنوں کے لیے یہ دعا کی تھی اللہم الغفر لغوی فاعلم ان لا یلعنواک الخ لخصاً  
 مدار است مرزا جی کو کچھ خدا کا خوف نبی کی شرم بھی ہے کہ نہیں اور بھٹو خواب غفلت سے چو کو در اسوچو سمجھو۔ ان ہاں جلد اور بہت جلد سے دل سے توبہ کروستہ غفار پر مسو کیا کہ تم جس کا قول مبارک نقل کرتے ہو کسا ذکر ہے کسی حدیث تشریف ہو کسا نام لینے ہو سچ ہو کہ العصیۃ تجزالی الخیۃ یہ بیتان یہ جھوٹ یا فریبندہی اور پھر کس پر۔ جب گرہ کی کچھ نہیں کھنڈ سنی ستانی با تو نیز عالم فاضل محدث مفسر غرض کہ سب کچھ ہے کا حوصلہ ہے تو کیا کسی زبان سے فلیتوقد فی النار کی مہیب صدا تہارے کان تک نہیں پہنچی

حدیث شریف سو استنباط سائل معنی کھل نہیں اسکے لیے تہانی اور قدرتی فیض ضرور ہے۔ سب کو

اصلاح مفاسد کی درخواست پیش فرمائی ہے جس سے جناب عزیز صاحب کو صدق و کرم کا  
 حال بخوبی مدیانت ہو سیکے گا **تحریر اول**۔ میں مسئلہ پر ہے میں جبرمیں ہوں کہ مولوی صاحب  
 احمد صاحب سورتی و مولوی منصور علی صاحب و مولوی احمد حسن صاحب و مولوی محمد علی صاحب  
 و مولوی فتح محمد صاحب و مولوی عبدالحق صاحب حقانی و دیگر مذکورین کی نسبت کہ سطح  
 جبرمایہ کم صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ تحقیق اولیٰ نفسانیت سے تھی الخ ص ۳ پر ہے سہیل مولانا لطف اللہ  
 صاحب علی گڑھی اور ان کے مستفیدین کی تحریرات مطبوعہ رد مولوی اسماعیل علی گڑھی میں  
 شہرہ میں مولیٰ نفسانیت پر کرنا نہایت خوش اعتقادی حضرات متہمین ہندو کی ہے جناب موصوف  
 کے ساتھ حصہ پر ہر گاہ اصلاح جملہ حالات و خیالات موجودہ مذکورہ بموجب مذہب اہلسنت اعلان شہاد  
 کے ساتھ ناظم صاحب کی طرف سے کر دیا دینی تو میں بھی حاضری جلسہ کا ارادہ کرونگا اور  
 خدمت کفش برداری علماء اہلسنت کو اپنا فخر جانونگا۔ **تحریر دوسری** جناب مولوی لطف اللہ  
 صاحب میں اس طرح چہرہ و حیرت و معروضات پیش کرتا ہوں نسبتہ اللہ جواب باصواب و مشرف  
 فرمایا جاذب ان خصصہ پر ہے گذار کش کرتا ہوں کہ میں نے بمقام حیدر آباد خدمت والا میں  
 عرض کیا تھا ان خصوصیات پر ہے لہذا میں با اعتماد و علم و ورع جناب والا کے واسطے تسکین قلوب  
 مسلمین کے استدعا کرتا ہوں کہ جناب والا مسجد جامع میں تشریف فرما ہوں اور میں قرآن  
 مجید واسطے زیادت طہینان عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں لیکر حال مذکور بیان کروں۔  
 اگر میرا بیان آپ کے نزدیک سچا ہو تو آپ تصدیق فرمائیں ورنہ آپ بھی قرآن عظیم پر ہاتھ  
 میں لیکر تکذیب اوسکی عامہ مسلمین کے سامنے اور دعا ہلاکت کا ذب اور ظہور حقہ اللہ کی فرمائے  
 اور مسلمانان حاضرین آمین فرمائیں۔ الخ۔ ص ۳ پر ہے نظر تحفیف تصدیق جناب والا  
 ختم کیا گیا اسکے جواب شافی کا طالب ہوں۔ اور آپ سی واسطہ حق اسلام کے جو سب  
 حقوق سے بڑا ہے استدعا کرتا ہوں الخ۔ باقی اس نرم زبانی اور شیریں گفتار بھی کو کھانیکو  
 دھڑنا کہا جائے تو ہکا ہم غیب سمیوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔



اور اس کے پر مرزا جی کا علمدہ آدہ بھی ہے یا نہیں اور مرزا جی نے حضرت امام کے قول پر جو تفریع فرمائی ہے وہ ہو سکتی ہے یا نہیں اس سے مع الفارق۔

**مرزا جی** آپ کسی سے سن سنا کر برا سمجھے یا کچھ سمجھے بھی کہ امام اہل بیت نے کس منہ پر

یہ حدیث مانگت فرمائی ہے ملا دان سامی کو یہ بھی معلوم ہے کہ لعن پر یہ ہیں علماء اہل

سنت کہ کیا کیا احوال ہیں اہل حضرت جلیل بعض اہل بیت لعن پر یہ کہ منع کرتے ہیں اس سیرت

احمد حبل وغیرہ بہت علماء جو لعن میں اور ایک جماعت تھیں میں احتیاط سمجھتی ہے یہ کیا اس

اختلاف کا منشا سمجھ لیتا نہایت ضرور ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ

**عزیز** تحریر میں فرماتے ہیں در لعن پر یہ توقف ازان جہت ست کہ روایات

متعارضہ و تحت اللہ ازان پسید در مقدمہ شہادت امام علیہ السلام دار و شدہ از بعض روایات

بہاد استہشاد امامت اہل بیت و خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہم میگردد و کسانیکہ

این روایات در نظر آہنا رجحان واقع شدہ حکم لعن نمودند چنانچہ احمد حبل و کیا اہل بیت از

شما خفیہ و دیگر علماء کثیر و از بعض روایات کہ اہل بیت این امر و غائب بر این زیادہ و

او و ذاست بر این کار کہ از دست و آب او وقوع آمد معلوم میشود کہ اہل بیت روایات

نویشان مرجع شد از لعن او منع نمودند چنانچہ امام جعفر الاسلام امام غزالی و دیگر علماء شافعیہ

و اکثر علماء خفیہ و جاحظہ از علماء کہ نزد آہنا ہر دو روایات متعارض شدہ و ترجیح کی طرف

بر دیگر حاصل شد بنا بر احتیاط توقف نمودند ہمیں ست واجب بر علماء عند التعارض و ہر قول

بی حقیقت۔  
**مرزا جی** ایہ سمجھو کہ امام نے لعن پر یہ کہ کو کون منع فرمایا تھا۔ مان اگر آپ کی بی نظیم

در مغربی تحقیق کے سامنے **شاہ صاحب** کی تحقیق بھی مروود۔ و نامقبول نہیں ہے

تو در ناظم صاحب سے بھی استصواب فرمائیے اور نیز علاوہ ہو چکے دیگر وجوہ سے بھی لعن

علماء اہل بیت کو منع فرمایا ہے۔ اور جب لعن پر یہ آپ کے نزدیک خلاف مندرجہ

نورانی دماغ کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں یہ جتنا حصہ تجاہد لیگئے عارفان باد اخذ دندور  
 حتیٰ غنا تھا کہ دندور فتمدہ فوسس ہزارا فوسس کہ اس بے بضاعتی پر محدث بنو کہ سیدار میں۔  
 اور وہ پڑھنا کیا سیکھ لیا کہ تمام علوم و فنون کے ماہر ہو گئے۔ ان حضرات سے کوئی یہ تو پوچھے کہ کج  
 کیسے جھانسنے سے حق پھپھکے اگلے اپنے اولف پلٹ کہ حدیث کو اپنے مفید مطلب  
 بنالیا تو کیا پکی اجساری۔ گندم مانی جو فروشی کا عیب ظاہر ہو گا۔ بندہ خدا علماء ہدایت پر افترا  
 کرتے کرتے اب عادیث مصطفویہ کی جانب بھی متوجہ ہوئے۔ لہذا اعمال بھرنے کے لیے  
 وہ کیا کچھ کم تھا۔ زابا ہے تو کہ اللہ غفر کون سی حدیث میں ہے آج کی جگہ اپنی طرف سے اعتراف  
 بڑا کر اوسکی شرح بھی کہ دینا یہ شاید مردوہ کے فیصل تعلیمات کا اثر ہو اور نیز یہ  
 امر غرض طلب ہو کہ جن احادیث میں کفار کے واسطے وعار ہلاکت کی گئی ہے۔ اور انکا  
 مطلب آپ کیا سمجھتے ہیں اور وہ آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود۔ اور نیز آج کے کرمیہ و غلط  
 علیہم بھی لکے کان تک پہنچتی یا نہیں۔ کیا مصلحت وقت کو لحاظ سے وہ بھی قابل منسوختی  
 اور نیز وہی ارشاد ہو کہ اگر ابتدا سے اسلام میں کوئی امر واقع ہوا ہو اور پھر کلام اعلیٰ سے  
 وہ سکی ممانعت ثابت ہو تو کیا وہ بھی قابل محبت ہو سکتا ہے۔

**حجرت** پہلام کی شالیسی کی کا پاد حضرت امام قزالی کے اس فتویٰ سے ہو سکتا ہے  
 جو اونہوں نے پزیر علی بن حسن کر سنے کی بابت دیا ہو۔ ہمارا فاضل اجل فخر اسلام مع کرتا ہے  
 کہ پزیر علی بن طعن کرنا قرآن کریم کی فشا کے خلاف ہو چنانچہ کر سنے کی جگہ ہے کہ جس پزیر جیسے  
 شافعی خلیفہ اور عبد اللہ بن زیاد جیسے قائل امام حسین علیہ السلام کی نسبت علم ہیں ہے کہ ہم  
 حسن طعن کریں۔ تو پھر کب درست ہو گا کہ ایسے مسلمانوں کو جو چند قزالی میں اختلاف  
 رکھتے ہیں اور ہمیں مرتد و کافر ٹھہرا کر خارج از اسلام کریں ان کا ہدایت۔ عو و طلب یہ امر  
 کہ حضرت نعل اجل فخر اسلام امام غزالی نے لکھا ہے۔ مرزا صاحب کی نقل کہاناک صحیح ہے  
 اور حضرت فاضل اجل نے کیوں لکھا ہے۔ اور جو لکھا ہے وہ مرزا جی کے متین مفید ہے یا مضر

ناشدنی کھکر اوس پر طعن بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی ناشدنی تعظیم و تکریم کے موقع پر حسب انشاء قرآن عظیم ناشدنی کا استعمال کرے تو ہکو معلوم نہیں مرزا جی جب یہ نہ لکھیں جیسے ناشدنی خلیفہ پر طعن کرنا خلاف انشاء قرآن و اسلام ہے۔ پس شاید امام اہل حق اسلام نے مخالفین پر وہ جسے بھڑکایا تھا مخالف اسلام۔ دشمن اسلام محمدی

معن طعن کرنے کی اجازت دیدی ہوگی  
اب رہی آپ کی تفریع بینہ و مضاعف قیاس مع الفارق معن تو معن بالقرین اگر طعن بھی ناجائز ہو تو کیا کلمات کفر کو کلمات کفر اور ضلالت کو ضلالت کا فرق کو کامر گراہ کو گراہ کہنا بھی ناجائز ہو سکتا ہے۔ لا و اللہ بقول جناب کا معنی کی ایک ٹانگ کی جوبڑھتی ہے پیر نیچر نے پٹی پڑائی۔ انہما و استاد اول گفت ہاں سیکر نی۔ ر و قضو نیچر یہ و و بابیہ کے اختلاف کو فرعی ختلاف کھوادے۔ مرزا جی ہم اس مسئلہ سے فرعیہ کے اختلاف پر کسی کو کافر و مرتد خارج از اسلام کہنا تو درکنار۔ گراہ بھی نہیں کہتے۔ مگر ان یہ ضرور ہے کہ آپ اور آپ کے مذہب کی طرح ضروریات و قطعیات اسلام کو معاد فرعی اور فرعی نہیں تصور کر سکتے۔

مرزا جی۔ اگر آپ کی حق نگاہ میں امام کی خوش قسمتی سے فخر اسلام کی کچھ وقعت باقی ہے تو نیکے ہاتھوں ذرا اول کے ارشادات بھی سمجھ لیجیے۔ یہی امام اہل فخر اسلام فرماتے ہیں و طرق اسلف قد اخلفنا فی اہلنا رغبنا مع اہل المعاصی و کلہم الفقو علی اہلنا انہما للطلیۃ و البیتۃ الخ۔ یہی امام اہل فخر اسلام کہتے ہیں الثانی البیتۃ الخ۔

والذی یدعو الی بدعتہ فان کانت البدعتہ بحیث کفر رہا غامضہ ثلثہ من الذمی لانہ لا یقر بکفریۃ۔  
اسے سمجھنا ان کے سامنے اہل رغبنا میں تو سلف صالح کا طریقہ مختلف راہ فراموش اور بدعت نہیں سمجھنا اہل ہدایت پر سب کا اتفاق ہے۔ ۱۲۔

۵۴۔ دوسرے پیر کو اپنی بدعتی کیوں بلاتا ہوا دیکھی جیسے دیوانہ جابجا کہتا ہے کہ مذہبی فرسوں کی خستہ

مرزا جی کے جواب میں

تو حضرت امام احمد حنبل سے لیکر شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی حیدر علی  
مصنف ازالہ الغین تک کس کس عالم کو جس جہ میں آپ لوگ دشمن اسلام و مخالف قرآن  
قرار دینگے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ مرزا جی نے صرف امام کے قول پر اتفاق کیا یا مطابق اپنے دستور کے  
ایجاد و تبدلہ کو بھی دخل دیا ہے مثل مشہور ہے کہ چور چوری سے جاتے ہیں اور پھر جی کہان  
جاتے۔ پڑا ہوا لپکا مشکل سے چھوٹتا ہے ہمارے ہمارے اور وضعہ ارشادہ قرآن  
مرزا صاحب کو کہان لپکا پٹکتی تھی۔ اپنی عادت ترک کر دینا فراموشی کے  
سراسر خلاف تھا۔ لعن کے ساتھ طعن بھی بڑا دیا۔ آپ کو خبر نہیں کہ جواز طعن تو  
متفق علیہ مسئلہ ہے اور سب کو گنجائش کلام ہے صوفی محرقین ہے و علی القول

باز مسلم فہو فاسق شریر سیکر جائز رائج۔ اور اوس میں ہے و بعد اتفاقہم علی فسقہ خلیفہ اس نے  
جواز رائج کیا فقہ اہل ندوہ کے نزدیک طعن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ ازالہ الغین کو  
دیکھ لیں۔

اب رہا یہ کہ امام کا قول مرزا جی کے عین مفید ہے یا نہیں پس ممانعت لعن کا منشا  
حضرت شاہ عبد العزیز صاحب ظاہر فرما چکے پھر مرزا جی کا استناد ان کو کیا فائدہ پہونچا  
سکتا ہے۔ اگر امام اجلؒ تحریر فرما دیتے کہ یزید پلید کے مخالف شیعہ کو برا نہ سمجھو۔ اچھا  
کھوتے مرزا جی پیش کر سکتے تھے۔ اذلا فلا۔

امام اجلؒ کے قول پر علحدہ آمد کا انھیں دستور سے ظاہر ہے جس سے علاوہ آپ کی تہذیب  
سے آپ کے دیوانہ پن اور بدحواسی کا بھی پورا پتہ لگتا ہے۔ خود ہی ذات شریف کا خاص  
ایجاد ہے کہ بقول امام یزید پلید پر طعن کرنا خلاف منشاء قرآن عظیم ہے۔ اور پھر خود ہی اوسکو

۱۱ اور اسے مسلمان مانتے تو وہ فاسق محنت بدکار بشارت بخوار ستمگار تھا ۱۲

۱۳ طلبا بالاتفاق اسے فاسق و کفر و سپر لعن کے جواز میں مختلف ہو گئے

کئے کی ٹھہرا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب زلفہ اور محدث کا خوب نصیحت کر دیا ہے

غرض دونوں لازم و ملزوم قرار دیکھے ہیں **ہدایت** آپ حضرات کو شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عجمہ العزیز صاحب شیخ محمد و لطف شانی

صاحب کا نام لیتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی۔ مگر انہی ان حضرات کو آپ شیخ بھی مقرر ہو

ہیں۔ اگر **باب تدوین** کو کچھ بھی حیا ہوتی۔ تو ان حضرات کا نام زبان پر نہ لاسکتے

آپ حضرات کو نزدیک شیعہ سنی کے عقائد و مسائل اختلافیہ غیر قطعی شیعہ کار و لکھنا۔ تو تو

میں مین وغیرہ وغیرہ جو ہم کلمات و مرآت ثابت کر چکے ہیں پھر اس چیز چینی کو تو دیکھیے

کہ اس سخت مخالفت کرنے کے بعد بھی شاہ ولی اللہ صاحب کا نام لیا جاتا ہے۔ مگر یہ تو دیکھیے

کہ شاہ ولی اللہ صاحب فرمایا۔ وہ آپ کے کیا مفید۔ اور ہمارے حق میں کیا مضرت ہے

آپ کے فیضی بھائی غیر متقلدین کے حق میں تیز چھری ہے کہ نہیں **شاہ ولی اللہ صاحب**

نے فقہ اور حدیث کو لازم و ملزوم قرار دیا غیر متقلدین کا خیال اس کے عقائد معانی

معروف و مشہور ہیں جن کے خارج از اہل بیت نویسی کے ثبوت میں فقہ سے جامع الشواہد ہیں

**خطاوی** کہ قول نقل کیا گیا جس کے گمراہ ہونے پر ناگھم صاحب وغیرہ ہرین

کر چکے ہیں اور متقلدین دو نو کو قی پر کھدیا۔ براہ عنایت یہ بھی ارشاد ہر کہ جب حدیث و فقہ لازم

و ملزوم ہوں تو متقلدین **فقہ** اجماعیٹ ہوں یا نہیں پھر جو دایہ غیر متقلدین کو کج

کہا جاتا ہے اور متقلدین کا اجماعیٹ سے خارج کیا جاتا ہے یہ کس بنا پر صحیح ہوا۔

**حیرت** متقلدون یا خفیون کے نفس کا کام سچ بڑی ہے ادبی ہے۔ اگر وہ اہل حدیث

خارج از اہل اسلام سمجھیں انہم **ہدایت** مزاجی کسی فرقہ ضالہ کا نام اہل حدیث کا

ہے اور اس کو شقاق نجات حاصل نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اگر خود دیکھے تو ان الفاظ سامعہ و حضرات

مذہب یہ بھی انکار نہیں کرتے کہ ہم قرآن مجید کو نہیں لستے ہیں۔ اگر آپ غیر متقلدین نہ مان

واما کان مالا یفریہ فامرہ بینہ و بین النکاح فممن النکاح فی الامور فی الامور علیہ  
 شہد علی کمالہ کما فی خبرہ فان السیاحین یقتدوا کفرہ فلا یقتدوا علیہ قولہ اذ لا یدعی لنفسہ الاسلام و  
 تحقیقہ و الحق بالمتبع الذی یرجع الی البدعہ و یرجع الی ما یدعوا الیہ من سبب لغویۃ حسن فی خبر  
 متعبد و الا استجاب فی ظہار الغیۃ و معاداتہ و الا لظلم عنہ و یخیرہ و التشیع علیہ بدعتہ و متعبد  
 الناس عنہ شہد الخ۔ یہی امام اجل فرماتے ہیں کہ علیہ السلام من اہل صاحب  
 و حقہ ملائکہ و ملائکہ و امیرانہ و امیرانہ صاحب بدعتہ آئمہ التدریج المکبر و من الام  
 لہ و اکرمہ و لقیہ بمشرفہ و مختلف بما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔  
 قراری ان تو یہ ہے کہ اس کو اہل صاحب یہ کہیں کہ یہ تو کیسے کہ امام اجل کا  
 وارث نہ ہو پر پورا پڑا **مفسد اسلام** کی تحقیق اور بدعت تحقیق نے مذہب کا بالکل سلب کیا  
 لگا دیا۔ یا ابھی کچھ جان باقی ہے۔ مگر کچھ بھی شہد و غیرت ہو تو اب مذہب کی طرف رجوع  
 نام نہ لیتا۔ یا امام اجل شہد اسلام کو بھی **مفسد اسلام** و **مفسد اسلام**  
 نہ اسے اپنی قومیں لیکے درگزر نہ کریں گے اور اگر اس بدعت کے سبب اوس کا فرقا کہا جائے کہ تو اس کا معاملہ اٹھ  
 یہاں تو کافر سے ضرور ہٹا دے گا ورنہ کفار کا حکم کافر سے بھلا سے سخت تر ہے کہ کافر کا شر و سرون تک ہمیں پہنچا  
 کہ اسلامان کچھ ہوتے ہیں کہ یہ تو کافر ہے اوسکی بابت کیطرت انکساف نہیں کہتے نہ وہ اسلام و عقائد حق کا دعویٰ ہے  
 اور جو نہ اپنی بدعت کیطرت بلاسنہ والا تو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ جہت جبار اسے حق ہے تو یہ لوگوں کے  
 گمراہ ہونے کا سبب ہے اور اس کا شر و سرون کو پہنچنے والا ہے۔ پس اس سے متفق و عداوت کا اظہار اور  
 کنارہ کشی اور اسکی تحقیر اور اوپر سے تشیع اور لوگوں کو اس لغزش کا دلاسنہ کا استہباب بہت زیادہ ہے  
 ۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدعت کو کھڑے کے اللہ اور مسکاول امن و ایمان کے  
 سحر دے۔ کچھ کسی بدعت کو کھڑے کے اللہ اور مسکاول امن و ایمان کے سحر دے۔ کچھ کسی بدعت کو کھڑے کے  
 اور شخص مذہب کو صاف تر نہی ملا و مسکاول کرام کے یا کبشادہ پیشانی اوس سے ہے اور کھینچا کھا کھا  
 اوس کی خبر کہ وہ اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تواری ۱۲

مگر فرضی نظریے دیکھ کر خاتمِ نبوت غیر مقلدی اور بیگانی  
 مقلدی بھی نہیں ہوتا۔ عظام کا مخصوص امام الائمہ سراج  
 الائمہ حضرت امام علیؑ کی تلمیذی و پیروانہ ہیں چنانچہ کسی  
 دین کا سرگے۔ البتہ اگر دوسرا گروہ پیغمبرؐ کی ہونیا نصرت و فہوس ضرور ہے۔ مگر کسی  
 پھر جانے سے قورحیت باطل نہیں ہو سکتا۔ دین بظاہر علی  
 عقیدہ ظن لفظ اللہ شہنا۔

مذاہبی و اقاب کیگزاد حضرت خیر مقام ہے کہ تم سازا منشن بہا اور جان اور احوال بہا  
 پر قناعت کہے۔ مذہبِ اہل سنت کو وہ کون سے رہنما جنھوں نے  
 اپنے پچھلے مذہب سے رجوع کیا۔ اور زیلہ نہیں غلط صحت اور ناظم کی دستخطی مہری تحریر  
 شائع کرونا ضروری خیریت کی اب بھی۔ ورنہ قورحیت کے مکالم سے مستند

کچھ دور نہیں۔  
 حیرت ظہار سلام کجالت کچھ ایسی خسراب ہو گئی تھی اور اوہین نسیانیت کچھ  
 ایسی دیر گئی تھی کہ قوم کے برباد ہویشی مطلق پروانہ کرتے تھے اور اپنی ذاتی خسران  
 میں کچھ ایسے ڈوبے ہوئے تھے کہ قوم کی وادیلاد کجکی صدائیں اون کے کالائیک  
 مطلق نہ پہونچتی تھیں کیا ایک خدا نے اوہین کے دلون کو قومی اخوت اور ہمدردی کی  
 آگ سے روشن کر دیا۔ اور اب وہی علما ہیں جو قوم پر ہی جان قربان کرنے کے لیے  
 آمادہ ہو گئے۔ مگر پھر بھی ہمارے عبدالقادر صاحب بدایونی جیسے چند علما باقی ہیں جو اپنی  
 قدیمی نارواصند پر تکیے ہوئے ہیں اور اپنے دیرینہ پسندیدہ جاوہ سے سرگ جا ناہن  
 ضلالت شان سمجھتے ہیں یا غلط اندیشہ احمد لکھ کر علما اہل سنت  
 نے لحاظ نہ ہی احوت۔ مذہبی ہمدردی کے عوام کا انضمام کی ہدایت کو ضروری سمجھکر  
 مذہب کی ضلالت۔ مذہب کی غلط کاریوں کو آنتا بیج



حال کی حمایتی بنتے ہیں اور کئی سرپرستی پر اپنے کمر بستہ مضبوط باندھی ہے۔ تو آپ کی سی سے  
 اذکو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہم اہلسنت کا یہ شیعہ نہیں کہ غلے الاطلاق و ما بہر  
 کفر و خسرو ج اسلام کا اعلان کریں۔ یہ تو انکا مجرد وعوے ہے۔ ان اور نہیں جو منکر ضروریات  
 دین میں وہ بلا شک و انکرہ اسلام سے خارج ہیں انکو کافر سمجھنا عین  
 اسلام ہے باقی انکی گمراہی اور کئی ضلالتیں تو کلام ہی نہیں ہو سکتا کہ اسی پر آپ کے اراکیر  
 ناظم و غیرہ موجود ہیں جو کفرین ضروریات دین کی تکفیر اور دیگر عقائد اچھا عید اہلسنت کو کفرین  
 کی تطہیل کو نفس اسلام کی بے ادبی بتانا۔ گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔

**حجرت** مدوہ نے ان جزوی اختلافات پر مطلق خیال نہیں کیا۔ اور عام طور پر یہ اعلان  
 دیا کہ جو کلمہ پڑھتے ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ سب مسلمان  
 ہیں الخ۔ ہر اہل بیت ہی تو مدوہ کی گمراہی ہے کہ مسلمان کا مدار بتقلید پر  
 پیچھے صرف کلمہ گوئی اور جہود الی اللہ پر رکھ کر دیگر ضروریات اسلام کو جڑ سے اٹھا کر  
 پھینک دیا اہلسنت کے مذہب میں کل فرق کلمہ گوئی ان اسلام ہرگز مسلمان اور راہ راست  
 نہیں صرف اہلسنت ہی ناجی مسلمان باقی کافر یا گمراہ و ضال علی الاطلاق  
 سب کو مسلمان کھدینا کفر و اسلام کے فرق کو جزوی یا فرعی اختلاف کہنا  
 شان اسلام سے بعید ہے۔

**حجرت** دونوں گروہ کے رہنماؤں نے اپنی گذشتہ غلط کاریوں پر بخوبی  
 آئینہ ہائے الخ ہر اہل بیت مرزا جی ہم وہ نہیں کہ خدا کی ایک صفت پر اپنا  
 لائین اور ایک کو اپس پشت ڈالیں۔ فیصل میں یسار و سیدی میں یسار دونوں منشیوں کی  
 ایک خدا کی ہیں جبکی ہر صفت پر ایمان لانا فرض ہے اگر اچھا بیان بالفرض میسر ہی  
 تسلیم کر لیا جاتے تو اودکا حاصل یہی ہوگا کہ دونوں گروہ نیچری ہو گئے واپس یہ  
 غیر مسلمین کے نیچری ہو جانے پر کوئی صاحب عقل سلیم تعجب ہی نہیں کر سکتا

اور مخالفین ندوہ کا پتہ بھی نہ ہو گیا۔ **اس** پر **آپ** مزاجی آپ خوب یقین کر لیجئے  
 کہ **اسلامی** و **پناہ** ندوہ کی خواست ہرگز اپنا اثر پیدا نہیں کر سکتی البتہ **پناہ** ندوہ  
 والے ضرور اس کو اپنے حق میں باریک سمجھ کر **پناہ** ندوہ میں پھیلانے کے بہانے  
 خوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم۔ اس کی مہمانی کرینگے **پناہ** ندوہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں  
 کہ ہم ساری دنیا سے کل مذاہب باطلہ کا نام و نشان نابود کر سکتے ہیں۔ ساری دنیا کو  
 پناہ میں لائیں **سنی** مقلد **سلف** بنالینے یا **خاضع** و **مذکور** کی کائنات دنیا کو  
 شاد بنا دیا۔ اس کی بات ہر حاجی حضرت یہ خیال تو کس وقت میں کسی نے نہیں کیا **آیات**  
**معجزات** جلیلہ دیکھ کر بھی کل کفار و کفران ہوتے حضرت **مولیٰ علی** رضی اللہ عنہ  
 دیکھا کہ کرام علیہم السلام کی کوشش کا نتیجہ مرتب نہیں ہوا کہ **روا** و **مض** و **خارج** کا جو دھوکا  
 پر وہ پر نہ ہوا تو اس قدر تہدید نہ کی گئی کہ کوئی دلت نہ دیکھی کہ کس طرح نہ سمجھا یا۔ ڈرایا۔ دھمکا یا۔  
 تقریر دی۔ جلایا۔ قتل کیا۔ مگر **روا** و **مض** و **خارج** تک موجود ہیں بات یہی ہے کہ ہمارا کام  
 حکام ہو۔ اس کی نفی حکمتوں میں چون و چرا ہم مجاہد نہیں یہ حضرات صرف اس پر کام تھے کہ امر حق  
 اظہار اور باطل کا رد و ہٹار کیے جائیں چھوڑ بیٹھنے۔ چپ ہو جائے گا حکم نہیں مرحلے کون  
 نہیں ہوا۔ اور کون نہ ہو گیا یہ دن تو سب کیے تھے مگر **مذہب** و **مذہب** کے مددگار اور کو موید  
 انشا اللہ ہر وقت میں جہاد میں تہیں کرتے رہینگے۔ باقی عقائد ضروریہ و مسائل اجماعیہ اہل سنت کا  
 پر قیاس کرنا یہ ایک کمال حجت اسلامی اور تائید مذہبی کی دلیل ہے۔

**پناہ** ندوہ کے مخالفین علی اور گروہ کے مسلمانوں پر اسے تفسیر کو دور کر کے گائے بھاد  
 پر **پناہ** ندوہ کی تم تو مسلمانوں کو مگر حلو عقل سلیم سے کچھ بھی حصہ ملا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ  
 فی حقیقت **مذہب** و **مذہب** ہی ہے باقی سب مذاہب باطل و ضلالت ہیں۔ ہم یقینی طور پر  
 کہتے ہیں کہ **پناہ** ندوہ کی حقانیت پر صد آیت و بیانات بنواؤ تو والی حضرت خیر صاحب  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان فیض ترجان ہے ہکو پہنچے ہیں۔ وہ پر فیض پشائیں وہ



ابوقتوم در پردہ بڑے پردوں پر منہ آئے لگے بہت بڑھ گئے۔ ہم اگر آپکا خیال باطل و مردود  
 نہ تصور کریں تو پھر شجرت کی کوئی وقت باقی نہیں رہ سکتی۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ  
 حسب اللہ کی بعثت تبلیغ احکام الہیہ میں ہنکا سخت سخت صغیر جھلکا۔ بحالیف شافقہ اٹھنا  
 حضورؐ کی تسلیم کرنا پر لگا۔ ہوس ہوس ہوس ہوس مسلمانوں کی خیر خواہی۔ سلامتی تائید  
 صلاح قوم کے پردہ پریشانی عیان ہمارے لیے جاسکتے ہیں۔ دل میں تو کفر تیرے  
 تجھ غضب خدا کا۔ امو داغ سوئی کعبہ ہر انگناہ عاکا۔ مکیا انبیاء کرام کو مقدر سمجھتی تھی کہ جو کسی  
 سر نگاہی بایکا۔ کیا معاذ اللہ خدا فی دربار کو نامنصف خیال کرتے تھے۔ آگ میں گنا آتہ  
 چہ از دران مبارک پر صدر او دشناما۔ او کو کون ضرر تھا۔ کیا حضرات ابو بکر و علی رضی اللہ  
 عنہما ہنسکر بن رضیت نہ کوہ و دواقل و غایج کا انصاف خدا پر نہیں چھوڑ سکتے تھے ابھر  
 کیوں تو اراد شحانی۔ کیوں کورٹے لگائے۔ کیوں آگ میں جلایا۔ کیوں قضیم و طبع خطیبین  
 او کی امانت و دروید کی تکلیف گوار فرمائی۔ مرزا جی ہم بتسلیم اہل لائقہ مہب کو لازمہ نبیجری کو  
 نبیجری ضرور کہیں گے خدا کے سچے رسول ہا یہ سے رسول حضرت جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آلود اصحاب و اولیاء امثہ و بارک و مسلم کی تعلیمات و ارشادات حکومہ  
 مبین دیتے ہیں کہ ان بان و کچھو چل سبتے۔ ہاتھ زبان سے دل سے مبتدعین کے رد  
 کہ میں طبع کوشش کروں گے اپنے قلوب کو قور ایمان سے منور کرنا منظور ہے۔ تو مبتدعین سے بھڑ  
 رکھو۔ اگر یہ چاہتے ہو کہ بروز قیامت تم امن و چین سے رہو۔ تو مبتدعین سے بغض رکھو۔ ہنکا  
 دو۔ اگر تمہارے گناہ زیادہ ہیں اور اعمال سنگم ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی کمی چاہتے ہو۔ تو  
 مبتدعین سے بغض رکھو۔ دیکھو اگر مبتدعین کے ساتھ سہیل بخاری کرو گے۔ ان کے خواہ  
 واکرام کرو گے تو دراصل یہ میری شریعت کا۔ اور احکام الہی کا استخفاف ہو۔ اگر ان سے  
 دوستی رکھو گے۔ تو تمہارا تمام حال صالحہ ضبط ہو جائیگا۔ نور ایمان مہا ہے۔ لو کہ  
 بخلیائے گا۔ ہمارا امر بان آقا۔ ہمارا امر بان رؤف و رحیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

وہ تاکید دیتی ہیں کہ زہار زہار دل تو کیا دوس سے انجمن مجھ پر  
وزائی رنجی کرنے پر بھی زہار ہی جانوں کی سلامتی منظور نہیں۔ مرزا ہی آپ حزب مجھ پر  
کہ کوئی سنی مسلمان نہ اپنے قطعی الثبوت عقائد کو تقویم پارہ سطر اسکتا ہے تاہنگہ اپنے مذہب  
سے دور جائے مرزا ہی وہاں سے تو آپ کے یہ طے ہو گئے ہیں کہ ہم خواد اسلام ہم مریہ اسلام  
ہم ایسے ام ویسے لیکن بہت مشورہ سنتے تھے پہلو میں ال کا لہ چھ پر انوک قطرہ خاتم غلام  
حال یہ ہے کہ ضروریات دین کی دھت لگی انجمن نہیں آپ کے دونوں ذرہ برائی نہیں  
اپنے عقائد ضروریہ و طہیرہ کو بیکار تھ کہ ہرگز کفار و ہندوین سے ملے نہیں مل سکتے۔

حیرت کا ذکر ہی اور اوروں کو کوئی پتہ نہیں ہے کوئی لانا نہ پتہ ہو۔ الخ۔ چارہاں  
ان مان ہوسد تیا میں بحیات پیکر آیا اور بشر لیکو دنیا بھی ان بحیات پر سے تسلیم  
کر لیا جو سے جسکی تپا پادار لذتوں کو موت نہ مٹا سکے جسے خدا اور رسول کو منہ نہ دکھا ہو۔ جنہ اپنے  
دیر و بصیرت میں پتہ کی انداد بند سلامی ان لگائی ہوں ان مان جسکے ایمان کا طوطا  
اور گیا ہو وہ ضرور یہ ذکر اور قرآن وحدیث و کتب سلف صالحین کو فرق آب کر دے گا لیکن  
مولوی شعلی یا مولوی حالی یا مولوی مہدی علی یا مسعود یا میر محمد میر سید  
ساتھ ایک پہلوں میں باقر ان کھسانے کے لیے اوکی اور جہی کا نفوس کو مضبوط اور کھلنے کے  
لیے یہ ایمان خود میں حضرت انہیں کے ساتھ صبر صبر صبر صبر صبر صبر صبر صبر صبر  
برافروختہ ہو جائیں حضرت نوراضی کوراضی۔ دہائی کو دہائی۔ پتہ کی کو پتہ کی کھینکے اور  
پتہ کھینکے۔ اوکی محبت سے پتہ کھینکے۔ اوں کے رد و طرد کو ضروری سمجھ کر وقت و مکان کے دوام و تدبیر  
تدوین میں ہمیشہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف و مشغولی رکھینکے اگر آپا بند وہ اس پر کیا  
دین بڑا کہیں تیرا کہیں جو بتیں چھاپ کر بطور شخصہ کے نفی کمین ضرر رسانی کی تدبیر میں ہیں  
نور و نور اوکی کھیر و نہاں جس بنا ہند و نعم اوکیل

حضرت عذراہ اسکا انصاف پھوڑ دو جو بھی کرے گا ویسی اپنی گالیں چلاتی ہے

یہ تو نہیں کہ وہ داخل و خارج و متفرق و دیگر فرق کا گویا سب ق ہیں۔ خدا سب سوارا یعنی ہے  
 سب راہ راست پر ہیں خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر شخص کو خدا اسکی سمجھ پر جواب  
 دے گا۔ **مرزا جی جیسا اختلاف ضلالت و کفر کو اختلاف رحمت** ہر  
 قیاس کے نام کمال کراہی کی دلیل ہر مرزا جی تہ و توشیحہ نگار بن ضروریات دین کو بھی اپنا بھائی  
 ٹھہرا اور ان کی خدات کو موعی اور فراسی بات کہتا ہے۔ مرزا جی سب شیخین و حکماء  
 مشہور بات دین تہذیبی بات حضرت امام مالک تو ہم بغاوت تہذیبی البتہ  
 کی نسبت تکتہ سب و قلم لکھنے والے کو بھی قتل کا حکم دیتے ہیں حضرت جناب شیخ محمد و صاحب مکتوبات  
 میں فرماتے ہیں امام مالک کا زعم علماء حدیثیہ بہت شاتم معاذیر رضی اللہ عنہ و مقرر بن الحاصل بالفتن حکم  
 کر دہت الخ۔ اب کھیکو کہ نام مالک کی اس تقریر کے ہو تو ہو تو پھر جواب پہنت اور دیگر فرق باطلہ  
 ایک بکرمی سوا کہنا چاہتے ہیں خدا پر انصاف چھوڑ کر سب اپنا مذہب ہی بھائی تصور فرماتے ہیں  
 حضرت امام مالک کی مخالفت ہر پانہین اور امام مالک کا سارے جہان کو موطا پر چھوڑ کر نا  
 اچھو کیا مفید ہو گیا مضر ہوا۔ بلکہ درہل بدوہ کی ضلالت کا ابطال ہے جیسا ہم بتا رہے ہیں۔  
**مرزا جی** کیا تکتہ نہر نہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت مولی  
 علیہ السلام کرم اللہ وجہہ فرماتے مذہبی خیالات بنو نہر پھر پھیلانے میں کوئی دروغ مکی۔ اگر  
 آپ صبر کرنا باب نہرو ۵ اس وقت موجود ہو تو شاید ادنیٰ چلتی ہو تین تلواریں چھینکر اور  
 کام تمام کر دیا جاتا۔ بخود باللہ میں ذلک۔ **مرزا جی** حضرات پہنت کو عقائد سب صحیح ہیں  
 اور غلط بتا مسلمان کا کام نہیں اور میں شک کرتا مسلمان سوجید ہو۔ مگر جب باہن دعویٰ حکم فضل  
 و زہد و تقویٰ پر مولیٰ محمد علیہ السلام صاحب ناظم نہرو ۵ نہایت وضاحت کو ساتھ اس ضلالت  
 آئینہ بیان کو نہ وہ میں پاس کر چکے پھر آپ جیسے حضرات کو لٹا غیر متوقع خیال ہے۔  
**حیرت** اور خداوند ۵ کے خاتین کی خاتین کھول اور خاتین امت کو اور عید  
 رہتہ و کھاتین شرمین

فیصلہ سنایا کہ تہمتیں سے صرف ایک ناجی رہے باقی سب ناری۔ خدا کو جہاں افسانہ کرنا تھا وہ اسی پار سے بنی کی زبان پر نکلا دیا۔ ہم اس ناطقِ قصیدہ کے جیسے ہوئے ہوئے کہ تندرست نہین مریں دودہ۔ خدوہ اور ہو جائیں۔ تو او کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے اور نہ اس نظر میں اندکی دقت کیا ہو سکتی ہے۔

**حسرت** امام مالک کی وہ نقل یاد نہیں کہ جب خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو کہا کہ کیا تم نے اس کے دروازہ پر لکھا ہے دیتا ہوں۔ اور عام حکم جاری کر دیتا ہوں کہ سب ہی سائل پر عمل کریں اور تمام تہذیبوں کے مسائل چھوڑ دیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین اب

ہرگز نہ کہجو جسیرہ عمل کر رہو ہیں کرنے سے۔ ممکن ہے کہ وہی حق پر ہوں۔ اگر خالقین ہندوہ مسیحی صحابہ ہوتے تو وہ ہر مذہب میں اپنے خیالات اس بحث نہیں کہ وہ غلط ہوں یا صحیح بھلا نہیں دیتے

مگر اگر ان پر ہمت کتاب تو ختم ہو گئی مگر تمہاری سمجھ کے پھر کی انتہا معلوم نہوتی جو امور بکرات و مواظقت کو سمجھا دیں گئے۔ انہیں کو پھر لوٹ پھر کر جاتے ہو۔ اویسی اپنی قدیم نامہنی بہت دہر کر اڑے ہوئے راجی ہی تو تندرست کی اختلافات ہو کر و افش و باہرہ شجرہ اختلاف کو خفی شامی۔ مالکی جنبل جیسا اختلاف پھر اگر کسی فرقہ میں ملے گا تو وہ

اختلاف سمجھا ہو حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حق شناسی کی قومی دلیل

یہی ہے کہ مقتضائے باہم اقتدائے دین کو بھی حق پر سمجھتے تھے۔ حضرت امام

مالک سنی کے دیگر مجتہدین کی نسبت مسائل کو کس طرح غیر قابل عمل و باطل قرار

دیکھتے تھے۔ نسبت کا مذہب یہی ہے کہ لختہ بختی و لعیب امام مالک

نے دیتا سحر کو موطا کے عمل کو ضرور مجبور نہیں کیا۔ اور نہ وہ ایسا کرنے کے حجاز حرم کے

اربعہ کا باہمی اختلاف نہ اختلاف رحمت ہی تو تندرست کی سمجھ پر پھر پڑے ہیں جو

خفی شامی۔ مالکی جنبل کے باہم ایسا اختلاف بتاتا ہے جس کو تو اس کے باہم سہل

فہمک بھی نہیں دے سکتی۔ دلائل دلاوۃ الابا عبد اللہ علیہ السلام امام مالک نے غایت ہارون





**ہدایت نہ خلت** اہلسنت کو دیدہ ہائے بصیرت معقربے روشنی کا  
 چکا چوند سے پت ہو گویں۔ نہ ادنیٰ چشم بصارت کو شحری کا چلنے نے انداز  
 نہ **اہلسنت** ہی بلکہ صراط مستقیم پر بخوف و خطر چھوڑے اور اسے چلے جائیں نہ  
 بحر نمی بھول **بھلیوں** کہ وہ خطرہ میں لاتے ہیں **رض** کے چرخ ورج ہمارے  
 گھاٹیوں ادنیٰ سدر راہ ہو سکتی ہیں نہ دشت افزایاں تو **ہیب** کا ہول آواز  
 دلی اطمینان میں غل ہو سکتا ہو وہ کوسودا **اہلسنت** کو قدم قدم ملک نشین تک پہنچا  
 ہی رہینگے وہ کبھی حق کو باطل اور باطل کو حق نہ ٹھینگے۔ البتہ ادنیٰ دلی کشا یہ ضرور ہے کہ دوسرے  
 بھی ادن جیسے نہ **ہیب** اہلسنت کو فزنیہ سواد عظم ہست کو پسے پیرو ہو جائیں نہ **ہیب** کے معاملہ میں  
 چچ نہ کریں دنیاوی منفعت کی توقع پر دہن و دامت کا بار عظیم اپنے سر پر نہ اٹھائیں انکو خاک  
 میں ملائے۔ دنیا پرست امر کی خاطر مذہب کی ترس کا خیال دل میں نہ لائیں سرسید کی تفسیر  
 غماری۔ سرسید کی اتباع۔ سرسید کی تقلید کو اپنا لالہ آفتاب۔ اور ذریعہ نلاح دیہود سی نہ تصور  
 کریں عہد ابدیہ و دانستہ۔ یا کسی بھائی بھائی۔ سکھائی۔ چٹائی۔ کسی عیار زمانہ۔ چالاک  
 اور شکم بھکانے و غلامانے ساتھ کہ جو غلط کاریاں **اریاب** نہ دے کے ہاتھ سرزد ہوں  
 ادن سے درست رو رہوں۔ سچی ندامت سچی توبہ سے ادنیٰ مکافات فرمائیں قبول و غزوغا  
 نہ **ہیب** اہلسنت کو پسے پیرو ہو جائیں اپنے دشمنان دوست صورت کا میل عمل  
 روانہ کریں ادنیٰ حکمی چٹری با تو نہ جائیں اپنی سچ ہو خواہو کنی ہدایت پر عمل کریں اور او کو گناہ  
 آئندہ اختیار و اعین الا البلاغ۔

ارفا  
 آپکا خواہ محمد ارشاد حسین۔ دہری

فضیلت و صفت والا جناب خاں بہادر منشی متھا ویت حسین خان صاحب رئیس  
 : بدایین انزیری مجسٹریٹ شاہ پانڈر طبع ہوا